Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 53

ایڈیٹر منیر احمد خادم

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

شمارہ 47

شرح چندہ سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک بذریعہ ہوائی ڈاک 20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ بحری ڈاک 10 پونڈ

9 شوال 1425 ہجری　23 نبوت 1383 ہش　23 نومبر 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان 20 نومبر (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمد للہ۔ حضور پرنور نے کل مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور احباب جماعت کو اعلیٰ اخلاق پر فائز ہونے اور آپس میں اتفاق اور پیار و محبت سے تعلقات قائم کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا۔ کیوں کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام

قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجالاوے۔ مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اُسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے۔

اس وقت اس سلسلہ کو بہت سی امداد کی ضرورت ہے۔ انسان اگر بازار جاتا ہے۔ تو بچے کی کھیلنے والی چیزوں پر ہی کئی کئی پیسے خرچ کر دیتا ہے تو پھر یہاں اگر ایک ایک پیسہ دے دیوے تو کیا حرج ہے؟ خوراک کے لئے خرچ ہوتا ہے، لباس کے لئے خرچ ہوتا ہے۔ اور ضرورتوں پر خرچ ہوتا ہے تو کیا دین کیلئے ہی مال خرچ کرنا گراں گذرتا ہے؟ دیکھا گیا ہے کہ ان چند دنوں میں صدہا آدمیوں نے بیعت کی ہے مگر افسوس ہے کہ کسی نے ان کو کہا بھی نہیں کہ یہاں چندوں کی ضرورت ہے۔ خدمت کرنی بہت مفید ہوتی ہے۔ جس قدر کوئی خدمت کرتا ہے اسی قدر وہ راسخ الایمان ہو جاتا ہے اور جو کبھی خدمت نہیں کرتے ہمیں تو اُن کے ایمان کا خطرہ ہی رہتا ہے۔

چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا۔ کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔ اس دفعہ تبلیغ کیلئے جو بڑا بھاری سفر کیا جاوے تو اس میں ایک رجسٹر بھی ہمراہ رکھا جاوے جہاں کوئی بیعت کرنا چاہے اس کا نام اور چندہ کا عہد درج رجسٹر کیا جاوے اور ہر ایک آدمی کو چاہئے کہ وہ عہد کرے کہ مدرسہ میں اس قدر چندہ دیوے گا اور لنگر خانہ میں اس قدر۔

بہت لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ سے پکا عہد کر لو کہ اس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا اور ناواقف لوگوں کو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں۔ اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کر سکتے تو پھر جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟ نہایت درجہ کا بخیل اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال میں سے چندہ کیلئے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھ دے سکتا ہے۔ ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے۔ اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہئے کہ ایک سوٹی کی مقدار اس میں

باقی صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

اللہ کے حکموں کی اطاعت کرتے ہوئے آپس میں بھائی بھائی بنکر رہو گے تو وہ ہمیشہ تمہارے لئے خوشیوں کے سامان پہنچاتا رہے گا

اس عید کے دن میرا یہ پیغام ہے کہ آپس کی ناراضگیاں شکر نجیاں اور نفرتیں دور کرو اس سے نظام جماعت بھی مضبوط ہوگا اور اللہ تعالیٰ تم کو اپنی برکات سے بھی نوازے گا

خلاصہ خطبہ عید جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ مورخہ ۱۴/نومبر ۰۴ء بمقام مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن

امسال لندن میں عید الفطر ۱۴/نومبر ۰۴ء کو منائی گئی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بیت الفتوح میں تشریف لا کر ٹھیک ساڑھے دس بجے (ہندوستانی وقت ساڑھے چار بجے) عید الفطر کا دوگانہ پڑھایا اور بعد میں خطبہ عید ارشاد فرمایا حضور انور نے خطبہ عید کے بعد احباب جماعت کو مصافحہ کا شرف بھی بخشا۔

خطبہ عید میں تشہد تعوذ سورہ فاتحہ کے بعد حضور انور نے آیت قرآنی وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَا تَنَازَعُوْا فَتَفْشَلُوْا وَتَذْهَبَ رِيْحُكُمْ وَاصْبِرُوْا اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ O (انفال ۴۶) کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا الحمد للہ کہ رمضان خیریت سے گذر گیا اور آج ہم یہاں اکٹھے ہو کر عید منا رہے ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس کی خاطر جو چند دن کیلئے ہم نے اپنے آپ کو جائز چیزوں سے روکا تھا اس نے اس کے بدلے میں آج عید کی خوشیاں دی ہیں فرمایا یہ عید اللہ تعالیٰ کے اس حسن سلوک کے مطابق ہے کہ جو بھی نیکی تم کرو گے لازماً وہ اس کا اجر دے گا۔ فرمایا انسان سو دھندے کرے لیکن

باقی صفحہ (7) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

احمدی کا فرض ہے کہ کسی کی غلطیاں تلاش کرنا تو بہت دور کی بات ہے اگر کسی سے غیر ارادی طور پر بھی غلطی ظہور میں آجائے تو اس کی پردہ پوشی کرے

ہمیں ایک دوسرے کے عیب تلاش کرنے کی بجائے اپنے لئے اور اپنی اولادوں کیلئے دعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ ہمیں برائیوں سے محفوظ رکھے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃالمسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ مورخہ ۱۹/نومبر ۰۴ء بمقام مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اسلام نے ہمیں آپس میں گھل مل کر رہنے اور اعلیٰ اخلاق کے مظاہرہ پر بہت زور دیا ہے۔ مختلف طریقوں سے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس طرف توجہ دلائی ہے کہ اپنے اندر اعلیٰ اخلاق پیدا کرو آپس میں پیار اور محبت سے رہو ایک دوسرے کے حقوق ادا کرو اور انسان سے چونکہ غلطیاں اور کوتاہیاں ہوتی رہتی ہیں اس لئے اپنے ساتھیوں اور اپنے بھائیوں اپنے ہمسایوں یا اپنے ماحول کے لوگوں میں ان کی غلطیاں تلاش کرنے کیلئے ہر وقت ٹوہ میں نہ لگے رہو کہ کسی طرح کسی کی غلطی پکڑ کر پھر اس کی تشہیر کرتے پھرو یہ بڑی غلط اور بے ہودہ حرکت ہے۔ یہ غلطیاں پکڑنے والے بعض دفعہ غلطی پکڑ کر کسی کو بلیک میل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر ان سے اپنے مفادات حاصل کرتے ہیں اور اس میں انفرادی معاملات سے لیکر ملکوں کی سطح تک بھی لوگ شامل ہیں اور اس کے لئے طرح طرح کے اوچھے ہتھکنڈے اختیار کئے جاتے ہیں یہاں تک کہ بعض لوگوں کو ان کے ملکوں کے خلاف بھی استعمال کرلیا جاتا ہے۔

فرمایا انفرادی طور پر بعض لوگوں میں ایک دوسرے کی کمزوری تلاش کرنے کی عادت ہوتی ہے یہاں تک کہ بعض لوگ کمزوریاں تلاش کر کے بچیوں کے رشتے تڑوانے سے بھی باز نہیں آتے۔ مقصد یہ ہوتا ہے کہ کسی طرح لڑکی والوں کو تکلیف میں ڈالا جائے۔ بعض لوگ عادتاً زبان کا مزہ لینے کیلئے ہنسی ٹھٹھے کے رنگ میں کسی کی غلطی اچھالتے ہیں۔ آج کل کے معاشرے میں یہ چیزیں آپس کے رابطوں کے آسان ہو جانے کی وجہ سے عام طور پر مشاہدے میں آتی رہتی ہیں۔

ان حالات میں اسلام اپنے ماننے والوں سے یہ کہتا ہے ان لغویات سے بچو اور فی زمانہ حقیقی اسلام کا نمونہ دکھانے والا اگر کوئی ہے یا ہونا چاہئے تو وہ احمدی ہے۔ احمدی کا فرض ہے کہ کسی کی غلطیاں تلاش کرنا تو بہت دور کی بات ہے اگر کسی سے غیر ارادی طور پر بھی غلطی ظہور میں آجائے تو اس کی پردہ پوشی کرے ہر ایک کی عزت نفس ہوتی ہے اس کا خیال رکھنا چاہئے۔ اس طرح آہستہ آہستہ معاشرے میں برائیاں پھیلنا شروع ہو جاتی ہیں۔ اس لئے ہمیں حکم ہے کہ جو باتیں معاشرے کی بگاڑ کی ہیں ان کی تشہیر نہیں کرنی۔ دُعا کرو اور الگ ہو جاؤ اور اگر کسی سے ہمدردی ہے تو اس کو علیحدہ کر کے سمجھاؤ لیکن اگر کوئی ایسی بات سامنے آئے جس سے جماعتی نقصان کا احتمال ہو تو صرف متعلقہ عہدیداران تک یا مجھ تک یہ باتیں پہنچائی جا سکتی ہیں۔ ادھر ادھر باتیں کرنے کا پھر بھی کوئی حق نہیں اس سے نہ صرف یہ کہ برائی پھیلتی ہے بلکہ برائی کے متعلق جو حجاب ہے وہ بھی اُٹھ جاتے ہیں پس جس شخص کو نظام کے خلاف کوئی بات پتہ چلے اس کا فرض ہے کہ ایسی باتیں صرف نظام جماعت کو بتائے اور ادھر ادھر نہ کرے کیونکہ ممکن ہے کہ جو بات اس نے سنی ہو سمجھی ہو وہ مکمل نہ ہو یا صحیح نہ ہو اور پھر جب بعد میں صحیح بات کا اسے پتہ چلے تو اسے شرمندگی اُٹھانی پڑے اور پھر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ایسی غلطی آپ سے بھی سرزد ہو جائے اور پھر جب اس کی چرچہ ہونے لگے تو پھر آپ کو کیسی تکلیف ہوگی؟

اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے حضور پُر نور نے احادیث نبویہ ﷺ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات کی روشنی میں ستاری کی صفت کو اپنانے کی طرف توجہ دلائی۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ کی صفت ہے کہ وہ ستار اور غفار ہے پس ہمیں بھی خدا کی اس صفت کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ بندے کو کیا پتہ ہے کہ کسی کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا سلوک کرنا ہے اس لئے ہر ایک کو استغفار کرتے رہنا چاہئے۔ اگر حساب لینے لگے تو سب پکڑے جائیں لیکن اس کا رحم و کرم ہی ہے جس نے بچایا ہوا ہے۔ فرمایا حدیث میں آتا ہے کہ جو کوئی کسی بھائی کی ستاری کرے گا، اس کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی ستاری کرے گا۔ پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ دوسروں کے عیب دیکھنے کی بجائے انسان کو اپنے عیبوں کی طرف نظر رکھنی چاہئے۔ برائی کے اظہار سے برائی کے پھیلنے کا خطرہ ہوتا ہے اس لئے برائی کا اظہار نہیں کرنا چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اگر تو لوگوں کی برائیوں کے پیچھے پڑے گا تو تو انہیں بگاڑ دے گا یا بگاڑنے کی راہ پیدا کر دے گا اس میں ان لوگوں کے لئے جو تجسس کرتے ہیں اور عیبوں کو پھیلاتے ہیں بہت بڑا انذار ہے کہ تم یہ نہ سمجھو کہ تم اصلاح کا کام کر رہے ہو بلکہ تم بگاڑ پیدا کر رہے ہو۔ فرمایا آج کل جو فلمیں اور ڈرامے ٹی وی پر دکھائے جا رہے ہیں جن میں قتل و غارت اغوا اور نشہ وغیرہ کے متعلق باتیں ہوتی ہیں بظاہر تو یہ کہا جاتا ہے کہ ان باتوں کی تشہیر ان برائیوں کے ختم کرنے کیلئے کی جا رہی ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں یہ چیزیں معاشرے میں ختم ہونے کی بجائے زیادہ پھیل گئی ہیں اور میڈیا نے اس کو پھیلانے میں بڑا کردار ادا کیا ہے۔ بچے تک ایسی برائیوں میں ملوث ہوتے چلے جاتے ہیں۔ فرمایا یہ بات تجربہ سے ثابت ہے کہ برائیوں کو ظاہر کرنے سے برائیوں کی اہمیت نہیں رہتی حجاب کم ہو جاتا ہے۔ ادھر آزادی کے نام پر بہت سی برائیاں اور بے حیائیاں پھیلتی چلی جا رہی ہیں اگر حیا اور ستر قائم ہو جائے تو آدھے سے زیادہ جرائم اور برائیاں ختم ہو جائیں اخبارات اور ٹی وی نے حیاء کے احساس کو مٹا دیا ہے۔ پارکوں اور سڑکوں پر برسرعام بے حیائیاں ہو رہی ہوتی ہیں اور مغرب میں تو حیاء اور ستر کا معیار بہت حد تک گر گیا ہے جس کی نقل تیزی سے تیسری دنیا کے ممالک بھی کر رہے ہیں۔ پس ہمیں ایک دوسرے کے عیب تلاش کرنے کی بجائے اپنے لئے اور اپنی اولادوں کیلئے دُعائیں کرنی چاہئیں کہ اللہ ہمیں برائیوں سے محفوظ رکھے۔ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ عافیت کے طلبگار رہو آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو اور ایک دوسرے کے عیبوں کو چھپاؤ۔ خوبیاں بیان کرنے سے نیکیاں پھیلتی ہیں۔ پس دوسروں کی خوبیاں بیان کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ شخص بہت قابل افسوس ہے جو اپنے بھائی کے عیب تو سو مرتبہ بیان کرتا ہے اور دُعا ایک مرتبہ بھی نہیں کرتا فرمایا اس وقت اگرچہ ہماری جماعت قربانیوں کے معیار میں بہت آگے بڑھ رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے دن رات پھیلتی چلی جا رہی ہے ایسے میں ان چھوٹی چھوٹی برائیوں کا دھیان رکھنے اور ان کو اپنے سے دور رکھنے کی بہت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

معاصرین کی آراء

پنجاب میں ہر سال فرضی ٹریول ایجنٹ کروڑوں کی ٹھگی کرتے ہیں

اس دھندے سے جڑے لوگوں کے تار غیر ممالک سے جڑے ہیں

صوبہ پنجاب میں لوگوں کو غیر ممالک بھیجنے کا جھانسہ دیکر ٹھگی کرنے کا معاملہ کوئی نئی بات نہیں لیکن اس میں جس طرح کی تیزی آرہی ہے یہ یقیناً سخت قابل فکر ہے۔ خاص کر دُوابا کا علاقہ اس سے زیادہ متاثر ہے فرضی ٹریول ایجنٹ اور اس کام سے جڑے ہوئے گروہ ہر سال کروڑوں روپئے کی ٹھگی کرتے ہیں جن میں سے زیادہ تر معاملہ دوابا کے علاقے کا ہوتا ہے۔ اس سال غیر ممالک بھیجنے کے نام پر دھوکا دھڑی کے 600 معاملات درج کئے گئے جبکہ فی الحقیقت اس کی تعداد اس سے کہیں زیادہ ہے۔ پاسپورٹ ایکٹ میں ہوشیار پور اور جالندھر کے ایجنٹوں سمیت ۸ لوگوں کی گرفتاری نیز جالندھر میں غیر ممالک بھیجنے کا جھانسہ دیکر ۲۰۰ سے زائد لوگوں سے لاکھوں روپئے کی رقم ٹھگنے والے بھائی بہن کی گرفتاری سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ملک بھر میں پھیلے ٹریول ایجنٹوں کا اثر دوابا میں بہت گہرا ہے۔ اس معاملہ میں گرفتار لوگوں کے پاس سے بڑی تعداد میں پاسپورٹ اور فرضی ویزوں سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اس دھندے سے جڑے لوگوں کے تار غیر ممالک سے جڑے ہوئے ہیں اور وہاں کے لوگ بھی اس دھندے میں شامل ہیں۔ حیرانی کی بات ہے کہ جو فرضی ویزے برآمد کئے گئے ہیں وہ ہو بہو اصلی ویزہ سٹیکر کی طرح لگتے ہیں ظاہر ہے کہ یہ فرضی ویزا بنانے والا گروہ منظم اور ہائٹک ہے۔ پولیس کو چاہئے کہ وہ تمام تر اصلیت کو باہر لائے تاکہ اور لوگ ٹھگے جانے سے بچ سکیں۔ اس دھندے میں پیسہ زیادہ ملنے کی وجہ سے باہر رہنے والے پنجابی بھی بہتوں کو باہر کا لالچ دیکر ٹھگ چکے ہیں۔ پنجاب کے لوگوں میں غیر ممالک جانے کی لالچ اس قدر زیادہ ہے کہ وہ اس کیلئے کچھ بھی کرنے کو تیار ہو جاتے ہیں۔ جب تک یہ لالچ کم نہ ہوگی ایسے معاملات ہوتے رہیں گے۔ پولیس کو چاہئے کہ وہ اس تعلق میں کوئی سنجیدہ قدم اُٹھائے۔

(بحوالہ دینک جاگرن ۷/نومبر ۰۴ء)

خطبہ جمعہ

اپنی عبادتوں کو زندہ کریں۔ باجماعت نمازوں کی طرف ابھی بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر یہ ہو جائے تو ہم انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی سالوں میں ہونے والی ترقیات کو دنوں میں واقع ہوتے دیکھیں گے۔

ہر احمدی یہ عہد کرے کہ اس رمضان میں اپنے اندر انشاء اللہ تعالیٰ انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ ہر احمدی یہ کوشش کرے اور دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے مزے چکھے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۲/اکتوبر ۲۰۰۴ء بمطابق ۲۲/اخاء ۱۳۸۳ ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم –

الحمدلله رب العٰلمين – الرحمٰن الرحيم – مٰلك يوم الدين – إياك نعبد و إياك نستعين –

اهدنا الصراط المستقيم – صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ. أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ. فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ﴾ (سورة البقره: ۱۸۷)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ 'اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں۔ میں دعا کرنے والے کی دعا کا جواب دیتا ہوں جب وہ مجھے پکارتا ہے۔ پس چاہئے کہ وہ بھی میری بات پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں'۔

رمضان کے شروع ہوتے ہی یہ خیال دل میں فوراً پیدا ہو جاتا ہے کہ کیونکہ یہ برکتوں والا مہینہ ہے اور اس میں دعائیں قبول ہوتی ہیں اس لئے عموماً لوگ مسجدوں کی طرف بھی زیادہ رخ کرتے ہیں۔ مسجدوں کی حاضری بھی بڑھتی ہے۔ فجر کی نماز کی حاضری بھی بعض دنوں سے زیادہ ہو جاتی ہے، جتنی عام دنوں میں مغرب یا عشا کی نماز پر۔ بلکہ مجھے کسی نے لکھا تھا، پہلے یا دوسرے روزے کی بات ہے کہ آج مسجد فضل میں فجر کی حاضری اتنی تھی کہ ہال بھرنے کے بعد بھی لوگ اِدھر اُدھر نماز کے لئے جگہ تلاش کرتے پھر رہے تھے۔ دنیا کے اور شہروں اور ملکوں سے بھی یہی اطلاعیں آ رہی ہیں کہ ماشاء اللہ مسجدیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے آجکل بڑی رونق دکھا رہی ہیں۔ دل خوش ہوتا ہے کہ لوگوں کو خیال آیا اور دنیاوی دھندے چھوڑ کر، آرام دہ بستروں کو چھوڑ کر، صبح اٹھنے، تہجد پڑھنے، روزہ رکھنے اور پھر مسجد میں نماز کے لئے آنے، ایک خدا کی عبادت کرنے، اپنی غلطیوں، کوتاہیوں اور گناہوں کو بخشوانے کی طرف توجہ پیدا ہوئی ہے۔ یہ توجہ اللہ تعالیٰ رمضان میں اپنے بندوں پر فضل کرتے ہوئے بخشش کے جو دروازے کھولتا ہے اس کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ ہر کوئی چاہتا ہے کہ اس سے فائدہ اٹھائے۔ خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: ''جو شخص ایمان کے تقاضے اور ثواب کی نیت سے رمضان کی راتوں میں اٹھ کر نماز پڑھتا ہے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (بخاری کتاب الصوم باب فضل من قام رمضان)

انسان کیونکہ غلطیوں کا پتلا ہے دن میں بھی روزانہ کئی غلطیاں ہو جاتی ہیں۔ کئی گناہ سرزد ہو جاتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو موقع دیا ہے اس سے فائدہ اٹھایا جائے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی بخشش طلب کی جائے۔

لیکن یاد رکھیں کہ حدیث کے الفاظ ہیں کہ ایمان کے تقاضے پورے کرتے ہوئے نماز پڑھتا ہے۔ اب دیکھیں ایمان کا تقاضا کیا ہے۔ ایمان کیا تقاضا کرتا ہے۔ کیا یہ کہ گیارہ مہینے عبادت کی طرف، نمازوں کی طرف حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ نہ ہو اور بارہویں مہینے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ پیدا ہو جائے تاکہ گزشتہ گناہ بخشے جائیں۔ نہیں، ایمان کا تقاضا ہے کہ جو عہد تم نے اللہ سے کیا ہے، اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایک احمدی نے جو عہد کیا ہے ان کو پورا کرے۔ جو تبدیلیاں ایک رمضان میں پیدا کی ہیں ان تبدیلیوں کو اب اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔ اللہ اور اس کے رسول کے جو احکامات ہیں ان پر عمل کرنا ہے۔ اور یہ عہد بھی کرنا ہے کہ آئندہ اب ان برائیوں کو ہم نے اپنے اندر پیدا نہیں ہونے دینا۔ پھر خدا تعالیٰ کے پیار کی نظر پڑے گی اور گزشتہ گناہ بخشے جائیں گے۔

یہ آیت جو میں نے تلاوت کی ہے یہ رمضان سے، روزے سے متعلق جو احکامات ہیں قرآن کریم میں ان آیات کے بیچ میں رکھی گئی ہے۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دنوں اپنے بندوں پر پیار کی نظر ڈالنا چاہتا ہے۔ بھولے بھٹکوں کو واپس لانا چاہتا ہے۔ ان کی عبادتوں کے معیار اونچے کرنا چاہتا ہے تاکہ اس کے صحیح عبد دنیا میں پیدا ہوتے رہیں۔ اس میں اللہ تعالیٰ یہی فرماتا ہے کہ جب میرے بندے میرے متعلق سوال کریں۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھا ہے کہ میرے بندے سے یہاں مراد عاشقانِ الٰہی ہیں، اللہ تعالیٰ کے عاشق ہیں۔ اب دیکھیں عاشق کون ہوتے ہیں۔ سچے عاشق تو اپنے محبوب کی ہر بات مانتے ہیں۔ دنیاوی محبوبوں میں تو بری بھلی ہر قسم کی بات ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات تو ایسی ہے جس میں سوائے نفع کے اور ہے ہی کچھ نہیں۔ نفع ہی نفع ہے۔ فائدہ ہی فائدہ ہے۔ ہر خیر کا وہ سرچشمہ ہے اور ہر برائی سے وہ بچانے والا ہے۔ ہر تکلیف سے وہ نجات دینے والا ہے۔ وہ کہتا ہے مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا کا جواب دوں گا۔ اب سچا عاشق کیا مانگتا ہے۔ سچا عاشق محبوب سے اس کا قرب مانگتا ہے۔ اور جب قرب حاصل ہو جائے، ایک دوسرے پر یقین پیدا ہو جائے تو ایک دوسرے کو فائدہ پہنچانے کی کوشش ہوتی ہے۔ یہاں تو یہ بھی یکطرفہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کا قرب ملتا ہے تو فائدہ بھی صرف ہمیں ہونا ہے اور پھر یہ جو ہے کہ صرف فائدہ اٹھانے تک بات نہیں رہتی بلکہ یہ کہ جب تم اس کا قرب پا لو گے تو پھر کچھ قربانیاں کرنی پڑیں گی، ان کے لئے تیار ہونا پڑے گا۔

آگے اللہ تعالیٰ مزید کھول کے فرماتا ہے کہ کون میرے بندے ہیں جن کو مَیں جواب دیتا ہوں۔ فرمایا وہ میرے بندے ہیں، وہ میرے عاشق ہیں جو میری بات پر لبیک کہتے ہیں۔ اب اللہ تعالیٰ نے جو باتیں کی ہیں جن پر لبیک کہنا ہے وہ کیا ہیں۔ وہ حقوق اللہ ہیں، وہ حقوق العباد ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں، وہ بندوں کے حقوق ہیں۔ مستقل مزاجی سے اس کی عبادت بجا لائیں۔ جن باتوں سے روکا ہے ان سے رک جائیں۔ جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا ہے ان کی ادائیگی کرنی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم میں سات سو حکم ہیں۔ جب رمضان میں قرآن کریم کا مطالعہ کریں گے، گہرائی سے مطالعہ کریں گے، ترجمہ پڑھیں گے تو ان احکامات کا بھی پتہ لگ جائے گا۔ جب پتہ لگ جائے گا تو ان احکامات پر عمل کرنے کی بھی کوشش کرنی ہے۔ اور نیک نیتی سے کی گئی کوشش پھر نیکیوں میں بڑھاتی بھی ہے۔ تو یہی سچے عاشق کی نشانی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان پر لبیک کہنا، ان پر عمل کرنا اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنا۔ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں ہے جو ہر عاشق سے ایک جیسے معیار قربانی کا مطالبہ کرے۔ بلکہ ہر ایک کی استعداد کے مطابق، ہر ایک کی طاقت کے مطابق قربانی کا حکم ہے، یا احکامات پر عمل کرنے کا حکم ہے۔ لیکن شرط یہی ہے کہ مستقل مزاجی سے اللہ تعالیٰ کی باتوں پر عمل کرنے اور ان میں ترقی کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

پھر فرمایا کہ مجھ پر ایمان لائیں تاکہ ہدایت پائیں۔ اب کامل ایمان بھی یہی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کی سچی اطاعت کی جائے۔ پھر یہ بھی کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ایمان اور اعمال صالحہ ایسی چیزیں ہیں جو ساتھ ساتھ چلتے ہیں۔ اس لئے اس آیت میں جو یہ لکھا ہے کہ میری بات پر لبیک کہیں وہ باتیں یہی ہیں کہ اعمال صالحہ بجا لائیں، نیک اعمال بجا لائیں۔ نیکیوں پر قائم ہوں اور پھر عبادت کرتے ہوئے دعائیں مانگیں تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہارے قریب ہوں۔ فرمایا کہ پھر میں تمہارا دوست بنوں گا۔ جیسا کہ فرماتا ہے۔ ﴿اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا﴾ (البقرة:258) کہ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا دوست ہوتا ہے جو ایمان لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی یہ دوستی اور ایمان تمہیں اللہ تعالیٰ کا قرب عطا کرے گا۔ اور پھر یہ کہ قرب عطا کرتا چلا

جائے گا، اس میں ترقی ہوتی چلی جائے گی۔ یہ قرب ایسا نہیں کہ ایک جگہ رکنے والا ہے۔ وہ دعاؤں کو بھی سنے گا۔

لیکن جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا قرب اس کی قربت اور دعاؤں کی قبولیت کچھ شرائط کے ساتھ ہے۔ پہلی تو یہی کہ اس کا عبد بن کے رہنا ہے۔ خالص اس کا ہونا ہے۔ خالص ہو کر اس کی عبادت کرنی ہوگی۔ اس کو سب طاقتوں کا سرچشمہ سمجھنا ہوگا۔ پھر یہ کہ جب بھی مانگنا ہے اس سے مانگنا ہے۔ یہ نہیں کہ دل میں چھوٹے چھوٹے خدا بنائے ہوں۔ جس سے کوئی فائدہ پہنچ رہا ہو اس کی جھوٹی سچی تعریفیں بھی شروع کر دیں۔ بعضوں کو افسروں سے فائدہ پہنچتا ہے تو وہ ان کو یا ان کے بچوں کو خوش کرنے کے لئے بعض دفعہ نمازیں تک ضائع کر دیتے ہیں اور ان کے کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ تو فرمایا کہ یہ باتیں قرب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں کہ جب بھی تم کوئی کام کر رہے ہو، دنیاداری کا بھی کام کر رہے ہو تو تمہاری یہ دنیاداری یہ تمہاری نمازوں میں روک نہ بنے، تمہاری عبادتوں میں روک نہ بنے۔ تمہاری کاروباری مصروفیات تمہیں عبادتوں سے غافل کرنے والی نہ ہوں۔

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحبؓ کے متعلق آتا ہے کہ ایک دفعہ ان کی ملکہ سے کوئی میٹنگ تھی، گئے ہوئے تھے، تو کچھ دیر کے بعد انہوں نے بڑی بے چینی سے اپنی گھڑی دیکھنی شروع کر دی۔ آخر ملکہ کو پتہ لگا اس نے پوچھا۔ آپ نے کہا ایک خدا ہے جس کی میں عبادت کرتا ہوں، اور اب میرا اس کی عبادت کا وقت ہے۔ تو یہ جرأت ہونی چاہئے کہ کوئی بڑے سے بڑا افسر یا بادشاہ بھی ہو، اس کے سامنے بالکل نہیں جھجکنا۔ اللہ تعالیٰ کی ہستی کے سامنے کوئی بھی ہستی نہیں ہے۔ یہ تو سب دنیاوی چیزیں ہیں۔ آخر اس کو اپنے عملہ کو بھی کہنا پڑا کہ آئندہ یہ خیال رکھنا کہ ان کے نمازوں کے وقت اگر آئیں تو خود ہی بتا دیا کرو۔ تو یہ جرأت ہر احمدی کو دکھانی چاہئے۔

پھر یہ بھی شرط ہے کہ رسول کی اطاعت کرنی ہے، جو احکامات دیئے ہیں جو ارشادات فرمائے ہیں جس طرح ہمیں نصیحت کی ہے جو ہم سے توقعات رکھی ہیں جس طرح کام کر کے دکھائے ہیں اس طرح کرنا ہے۔

پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں جو تعلیم دی ہے اس پر عمل کرنا ہوگا۔ پھر یہ بھی یقین رکھنا ہوگا اور ایک مومن کو یہ یقین ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ دعائیں سنتا ہے، اور سننے کی طاقت رکھتا ہے۔ اور اگر اپنے جذبات میں اور دعاؤں میں شدت پیدا ہونے کے باوجود دعا قبول نہیں ہوتی تو پھر یا تو ہمارے دعا مانگنے کے طریق میں کوئی کمی ہے یا ہماری دوسری کمزوریاں اور حقوق کی عدم ادائیگی آڑے آ گئی ہے۔ حقوق ادا نہ کرنے کی وجہ سے، لوگوں کے حق ادا نہ کرنے کی وجہ سے، لوگوں پر ظلم کرنے کی وجہ سے روکیں پڑ رہی ہیں۔ یا اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ کام یا مقصد جس کے لئے ہم دعا کر رہے ہیں ہمارے لئے فائدہ مند نہیں ہے۔ تو یہ اللہ تعالیٰ بعض دفعہ خود بھی فیصلہ کرتا ہے۔ یا اگر دو آدمیوں کے حق کا معاملہ ہے تو اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کون زیادہ حقدار ہے اس لئے بہتر حقدار کو حق مل جاتا ہے۔ لیکن نیک نیتی سے اور خالص ہو کر مانگی گئی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ کبھی ضائع نہیں کرتا۔ وہ کسی اور وقت کام آ جاتی ہیں اس دنیا میں یا اگلے جہان میں۔ اس لئے دعائیں مانگنے میں کبھی تھکنا نہیں چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد صبر اور دعا کے ساتھ ہی ہے۔ اس لئے ہمیشہ صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے مانگتے چلے جانا چاہئے۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی دعائیں سنتا ہے جو بے صبری نہیں دکھاتے اور یہ نہیں کہتے کہ میں نے بہت دعائیں کر لیں اور اللہ تعالیٰ تو سنتا ہی نہیں۔ یہ کفر ہے، ایمان سے دور لے جانے والی باتیں ہیں۔ ایک مومن کو ہمیشہ اس سے بچنا چاہئے ایک احمدی کو ہمیشہ ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے دعاؤں کے قبول کرنے یا اس رنگ میں قبول نہ کرنے کے بارے میں جس طرح بندہ مانگتا ہے، فرمایا یہ تو دو دوستوں کی طرح کا معاملہ ہے۔ کبھی دوست اپنے دوست کی مان لیتا ہے کبھی دوست سے اپنی منواتا ہے۔ اسی طرح خدا معاملہ کرتا ہے۔ لیکن بظاہر جو ایک مومن کی دعا خدا ردّ کرتا ہے یہ بھی اصل میں اس کے فائدے کے لئے کر رہا ہوتا ہے۔ (یہ الفاظ میرے ہیں شاید آگے پیچھے اصل الفاظ ہوں) بہر حال یہی مفہوم ہے۔

تو اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں کہ: ''یعنی جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں کہ خدا کے وجود پر دلیل کیا ہے تو اس کا یہ جواب ہے کہ میں بہت نزدیک ہوں۔ یعنی کچھ بڑے دلائل کی حاجت نہیں۔ میرا وجود نہایت اقرب طریق سے سمجھ آ سکتا ہے۔ اور نہایت آسانی سے میری ہستی پر دلیل پیدا ہوتی ہے''۔ بڑا آسان طریقہ ہے مجھے سمجھنے کا اور دلیل حاصل کرنے کا۔'' اور وہ دلیل یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی سنتا ہوں اور اپنے الہام سے اس کی کامیابی کی بشارت دیتا ہوں جس سے نہ صرف میری ہستی پر یقین آتا ہے بلکہ میرا قادر ہونا بھی بپایۂ یقین تک پہنچتا ہے''۔ جب اللہ تعالیٰ سنتا ہے تو جواب بھی دیتا ہے نہ صرف اپنی ہستی کا یقین دلواتا ہے بلکہ یہ بھی یقین دلاتا ہے کہ وہ سب قدرتوں کا مالک ہے۔ ''لیکن'' شرط ہے کہ ''چاہئے کہ لوگ ایسی حالت تقویٰ اور خدا ترسی کی پیدا کریں کہ میں ان کی آواز سنوں''۔ اب یہ خدا ترسی اور تقویٰ کی حالت وہ اللہ تعالیٰ کو آواز سنوانے کے لئے پیدا کرنی ہوگی۔ ''نیز چاہئے کہ وہ مجھ پر ایمان لاویں اور قبل اس کے جو ان کو معرفت تامہ ملے اس بات کا اقرار کریں کہ خدا موجود ہے اور تمام طاقتیں اور قدرتیں رکھتا ہے۔ کیونکہ جو شخص ایمان لاتا ہے اسی کو عرفان دیا جاتا ہے''۔

(ایام الصلح صفحہ 31 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد اول صفحہ 649)

تو فرمایا تقویٰ ہو، خدا ترسی ہو اور اللہ کے حقوق بھی ادا کر رہے ہو اور اللہ کے بندوں کے حقوق بھی ادا کر رہے ہو تو پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آواز سنوں گا۔ پھر یہ کہ ایمان ہو۔ میرے پہ ایسا ایمان ہو، یہ یقین ہو کہ خدا ہے اور خدا کی ذات کا یہ یقین پہلے دل میں ہونا چاہئے۔ معرفت تامہ سے یعنی گہرائی میں جا کر تجربہ سے خدا تعالیٰ کی ہر صفت کی پہچان ہونے سے پہلے یہ یقین ہو کہ خدا ہے۔ وہ جو آیا ہے کہ ﴿یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ﴾ کہ غیب پر ایمان ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ غیب بھی خدا کا نام ہے۔ تو فرمایا کہ ہر تجربہ سے پہلے یہ یقین ہو کہ خدا ہے اور وہ بے انتہا صفات کا حامل ہے، سب قدرتیں اور طاقتیں رکھتا ہے۔ جب اس یقین کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھو گے، اس کے آگے جھکو گے، اس سے دعائیں مانگو گے تو پھر تمہیں اللہ تعالیٰ کی مکمل پہچان ہوگی، عرفان حاصل ہوگا، تجربہ ہوگا، قبولیت دعا کے نشانات دیکھو گے۔ تو یہ چیزیں اور معیار ہیں جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں بتائے اور جو آپ اپنی جماعت میں پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اس یقین کے ساتھ جب ہم دعائیں مانگیں گے تو یقیناً اللہ تعالیٰ سنے گا۔ یہ نہیں کہ منہ سے تو کہہ دیا کہ ہمیں اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل یقین ہے اور ایمان ہے لیکن جو اس کے احکامات ہیں ان پر عمل نہ ہو۔ نمازیں سال کے سال صرف رمضان میں پڑھنے کی کوشش کی جا رہی ہو یا کی جائیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، بہت فضل ہے جماعت پر کہ دوسروں کے مقابلے میں جماعت کی ایک بڑی تعداد نمازیں ادا کرنے والی ہے، نمازیں پڑھنے والی ہے۔ لیکن باجماعت نمازوں کی طرف ابھی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس میں ابھی بہت کمی ہے۔

تو یہ رمضان ہمیں ایک دفعہ پھر موقع دے رہا ہے کہ ہم خدا کے آگے جھکیں جس طرح جھکنے کا حق ہے۔ اس کی عبادت کریں، جس طرح عبادت کرنے کا حق ہے تو اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کا یقیناً جواب دے گا۔ اور یہ عہد کریں کہ آئندہ ہم ان عبادتوں کو ہمیشہ زندہ رکھیں گے۔ اگر یہ ہو جائے تو اس سے ہم انشاء اللہ تعالیٰ جماعت کی سالوں میں ہونے والی ترقیات کو دنوں میں واقع ہوتے دیکھیں گے۔ اس لئے مَیں پھر یہی کہوں گا کہ اپنی عبادتوں کو زندہ کریں۔ دوسروں کے پاس دعائیں کروانے کی بجائے (بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ اپنا اپنا ایک حلقہ بنایا ہوا ہے، وہاں دعائیں کروانے کے لئے جاتے ہیں، اور خود توجہ نہیں ہوتی)۔ خود اللہ تعالیٰ کی ذات کی قدرتوں کا تجربہ حاصل کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ: ''پیر بنیں۔ پیر پرست نہ بنیں''۔ یہاں یہ بھی بتا دوں کہ بعض رپورٹیں ایسی آتی ہیں، اطلاعیں ملتی رہتی ہیں، پاکستان میں بھی اور دوسری جگہوں میں بھی، بعض جگہ ربوہ میں بھی کہ بعض احمدیوں نے اپنے دعا گو بزرگ بنائے ہوئے ہیں۔ اور وہ بزرگ بھی میرے

نونیت جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and
Silver Ornaments
NAVNEET
JEWELLERS
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
0092-4524-214750 ریلوے روڈ
0092-4524-212515 اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

نزدیک نام نہاد ہیں جو پیسے لے کر یا ویسے تعویذ وغیرہ دیتے ہیں یا دعا کرتے ہیں کہ 20 دن کی دوائی لے جاؤ، 20 دن کا پانی لے جاؤ یا تعویذ لے جاؤ۔ یہ سب فضولیات اور لغویات ہیں۔ میرے نزدیک تو وہ احمدی نہیں ہیں جو اس طرح تعویذ وغیرہ کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں سے دعا کروانے والا بھی یہ سمجھتا ہے کہ میں جو مرضی کرتا رہوں، لوگوں کے حق مارتا رہوں، میں نے اپنے بزرگ سے دعا کروالی ہے اس لئے بخشا گیا، یا میرے کام ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ تو کہتا ہے کہ مومن کہلانا ہے تو میری عبادت کرو، اور تم کہتے ہو کہ پیر صاحب کی دعائیں ہمارے لئے کافی ہیں۔ یہ سب شیطانی خیالات ہیں ان سے بچیں۔ عورتوں میں خاص طور پر یہ بیماری زیادہ ہوتی ہے، جہاں جہاں بھی ہیں ہمارے ایشین (Asian) ملکوں میں اس طرح کا زیادہ ہوتا ہے یا جہاں جہاں بھی Asians اکٹھے ہوئے ہوتے ہیں وہاں بھی بعض دفعہ ہو جاتا ہے۔ اس لئے ذیلی تنظیمیں اس بات کا جائزہ لیں اور ایسے جو بدعات پھیلانے والے ہیں اس کا سدباب کرنے کی کوشش کریں۔ اگر چند ایک بھی ایسی سوچ والے لوگ ہیں تو پھر اپنے ماحول پر اثر ڈالتے رہیں گے۔ نہ صرف ذیلی تنظیمیں بلکہ جماعتی نظام بھی جائزہ لے اور جیسا کہ میں نے کہا کہ چند ایک بھی اگر لوگ ہوں گے تو اپنا اثر ڈالتے رہیں گے۔ اور شیطان تو حملے کی تاک میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بات ماننے والے بننے کی بجائے اس طرح بعض شرک میں پڑنے والے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ لیکن میں پھر کہتا ہوں کہ یہ بیماری چاہے چند ایک میں ہی ہو، جماعت کے اندر برداشت نہیں کی جا سکتی۔ اللہ تعالیٰ تو یہ دعا سکھاتا ہے کہ اپنے اپنے دائرے میں ہر ایک یہ دعا کرے کہ مجھے متقیوں کا امام بنا۔ خلیفہ وقت بھی یہ دعا کرتا ہے کہ مجھے متقیوں کا امام بنا۔ اور یہ پیر پرست طبقہ کہتا ہے کہ ہم جو مرضی عمل کریں ہمارے پیر صاحب کی دعاؤں سے ہم بخشے جائیں گے۔ اِنّاً لِلّٰہ۔ یہ تو نعوذ باللہ عیسائیوں کے کفارہ والا معاملہ ہی آہستہ آہستہ بن جائے گا۔ وہی نظریہ پیدا ہوتا جائے گا۔ پس اس طرف چاہے یہ چھوٹے ماحول میں ہی ہو، بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ ابھی سے اس کو دبانا ہوگا۔ اور ہر احمدی یہ عہد کرے کہ اس رمضان میں اپنے اندر انشاء اللہ تعالیٰ انقلابی تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ ہر احمدی یہ کوشش کرے اور ہر احمدی خود ان دعاؤں اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے مزے چکھے بجائے اس کے کہ دوسروں کے پیچھے جائے۔

ایک روایت میں آتا ہے، حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے جس کے لئے باب الدعا کھولا گیا تو گویا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے جو چیزیں مانگی جاتی ہیں ان میں سے سب سے زیادہ اس سے عافیت مطلوب کرنا محبوب ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ دعا اس ابتلا کے مقابلے پر جو آ چکا ہے اور اس کے مقابلہ پر بھی جو ابھی نہ آیا ہو، نفع دیتی ہے۔ اے اللہ کے بندو! تم پر لازم ہے کہ تم دعا کرنے کو اختیار کرو۔ (ترمذی کتاب الدعوات .باب ما جاء فی عقد التسبیح باللہ)

فرمایا کہ سب سے محبوب عافیت ہے۔ یعنی نیکی، پارسائی، بری باتوں سے رکنا۔ یہی چیزیں اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہیں۔ اور دعاؤں میں جب ان نیکی کی راہوں کو اللہ تعالیٰ سے مانگو گے تو گزشتہ ابتلاؤں سے بھی حفاظت میں آنے کے سامان کرو گے اور آئندہ کے ابتلاؤں سے بھی بچتے رہو گے۔ پس یہ دعائیں کرنا بھی ایک مستقل عمل ہے جس سے رحمت کے دروازے کھلتے رہیں گے۔ اور ہم گزشتہ اور آئندہ آنے والی ابتلاؤں سے بھی محفوظ رہیں گے۔

رحمت اور فضل کے دروازوں کا مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے آنے والوں سے بھی تعلق ہے۔ اس لئے مسجد میں آنے اور جانے کی دعا سکھائی گئی ہے جس میں فضل اور رحمت کے دروازے کھولنے کے لئے دعا مانگی گئی ہے تاکہ مسجدوں کے اندر بھی اور باہر بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کا سایہ رہے۔ اور ہمارا کوئی فعل خدا تعالیٰ کی رضا کے خلاف نہ ہو۔ اپنے دنیاوی دھندوں میں بھی یا دنیاوی کاروبار بھی کوئی آدمی کر رہا ہوگا تو خدا تعالیٰ اس کے عافیت طلب کرنے کی وجہ سے اس پر رحمت برسا رہا ہوگا۔ اس کی نمازوں کی وجہ سے اس کی دعاؤں کی وجہ سے، اس پر رحمت برسا رہا ہوگا۔ اور یہ رحمت کے دروازے ہر وقت کھلے رہیں گے کیونکہ وہ دنیاوی کاموں میں بھی نیکی کو رائج کرنے والا ہوگا، نیک باتوں کو پھیلانے والا ہوگا اور اس کے لئے کوشش کر رہا ہوگا۔ تو یہی چیزیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کا باعث بنتی ہیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمارا رب ہر رات قریبی آسمان تک نزول فرماتا ہے۔ جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کون ہے جو مجھے پکارے تو میں اس کو جواب دوں؟۔ کون ہے جو مجھ سے مانگے اور میں اس کو دوں؟ کون ہے جو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں اس کو بخش دوں۔ (ترمذی کتاب الدعوات .باب ما جاء فی عقد التسبیح باللہ)

یہ رمضان کے ساتھ کوئی شرط نہیں ہے یہاں تو رمضان کے علاوہ بات ہو رہی ہے کہ جب بھی کوئی بندہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اس کو بخشتا بھی ہوں، میں اس کو دیتا بھی ہوں، اس کی باتوں کا جواب بھی دیتا ہوں۔ تو یہ رمضان تو اللہ تعالیٰ نے ایک موقع دیا ہے عبادتوں کی عادت ڈالنے کا۔ اس لئے اب ہر احمدی کو یہ عادت مستقل ڈالنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ہمیشہ ہم پر پڑتی رہے۔

پھر ایک روایت میں آتا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تکالیف کے وقت اس کی دعاؤں کو قبول کرے تو اسے چاہئے کہ فراخی اور آرام کے وقت بکثرت دعا کرے۔ (ترمذی کتاب الدعوات .باب دعوۃ المسلم مستجابۃ)

پس یہ جو میں نے کہا کہ مستقل مزاجی سے عام حالات میں بھی توجہ پیدا ہونی چاہئے یہ حدیث بھی ہمیں یہ بتا رہی ہے کہ صرف تکلیف اور ضرورت کے وقت ہی اللہ تعالیٰ کو نہیں پکارنا بلکہ مستقل اس کے آگے جھکے رہنا ہے۔ اس کو پکارتے رہو۔ اس کے احکامات پر عمل کرتے رہو تو اللہ تعالیٰ جو اپنے بندوں کی تکلیف برداشت نہیں کر سکتا تمہاری اس حالت میں تمہیں دیکھ کے تمہاری تکلیف دور کرنے کے لئے تمہاری طرف دوڑتا ہوا آئے گا۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں بندے کے گمان کے مطابق سلوک کرتا ہوں۔ جس وقت بندہ مجھے یاد کرتا ہے میں اس وقت اس کے ساتھ ہوں۔ اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے گا تو میں اس کو اپنے دل میں یاد کروں گا۔ اگر وہ میرا ذکر محفل میں کرے گا تو میں اس بندے کا ذکر اس سے بہتر محفل میں کروں گا۔ اگر وہ میری جانب ایک بالشت بھر آئے گا تو میں اس کی طرف ایک ہاتھ جاؤں گا۔ اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ آئے گا تو میں اس کی طرف دو ہاتھ جاؤں گا۔ اگر وہ میری طرف چل کر آئے گا تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاؤں گا۔

(ترمذی کتاب الدعوات .باب فی حسن الظن باللہ عز وجل)

پس ہر احمدی کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانیں تر رکھیں اور یہ کوشش ہونی چاہئے کہ ہمارا ہر فعل اور ہر عمل اور اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے والا ہر قدم ایسا ہو جس سے اللہ تعالیٰ دوڑ کر ہمارے پاس آئے اور ہمیں اپنے پیار کی چادر میں لپیٹ لے۔

حضرت ابراہیم بن سعدؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے بیان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذوالنون یعنی حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں جو دعا کی وہ یہ ہے کہ ﴿لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنْـتَ سُبْـحٰنَکَ اِنِّی کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ﴾ اس دعا کو جو بھی مسلمان کسی ابتلاء کے وقت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرمائے گا۔

(ترمذی کتاب الدعوات .باب ما جاء فی عقد التسبیح باللہ)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”اس سے ایک سبق ملتا ہے کہ تقدیر کو اللہ بدل دیتا ہے اور رونا دھونا اور صدقات (یہ جو حضرت یونسؑ کی قوم کا واقعہ ہوا تھا یہ اس بارے میں ہے) فرد قرارداد جرم کو بھی ردّی کر دیتے ہیں“۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 155 جدید ایڈیشن)۔ یعنی اگر کوئی فیصلہ ہو بھی گیا ہو تب بھی وہ بدلا جاتا ہے۔ پس صدقہ خیرات اور دعا بلاؤں کو دور کر دیتا ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا کہ: ”میں تمہیں یہ سمجھانا چاہتا ہوں کہ جو لوگ قبل از نزول بلا دعا کرتے ہیں اور استغفار کرتے ہیں اور صدقات دیتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن پر رحم کرتا ہے اور عذاب الٰہی سے ان کو بچا لیتا ہے۔ میری ان باتوں کو قصہ کے طور پر نہ سنو۔ میں نُصْحًا لِلّٰہ کہتا ہوں اپنے حالات پر غور کرو اور آپ بھی اور اپنے دوستوں کو بھی دعا میں لگ جانے کے لئے کہو۔ استغفار، عذاب الٰہی اور مصائب شدیدہ کے لئے سپر کا کام دیتا ہے۔ (یعنی ڈھال کا کام دیتا ہے)۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ﴿مَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ﴾۔ اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ اس عذاب الٰہی سے تم محفوظ رہو تو استغفار کثرت سے پڑھو“۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 134 جدید ایڈیشن) اس آیت کا یہ مطلب ہے کہ اللہ ایسا نہیں کہ انہیں عذاب دے جبکہ وہ بخشش طلب کر رہے ہیں۔

پھر ایک روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بڑا حیا والا ہے۔ بڑا کریم اور سخی ہے جب بندہ اس کے حضور دونوں ہاتھ بلند کرتا ہے۔ تو وہ ان کو خالی اور ناکام واپس کرنے سے شرماتا ہے۔

J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
اللہ لیس بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail: kashmirsons@yahoo.co.in

یعنی صدق دل سے مانگی گئی جو دعا ہے اس کو رد نہیں کرتا اس کو قبول کر لیتا ہے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب ان اللہ حیی کریم)

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگیں صدق دل سے مانگنا چاہئے۔ گزشتہ گناہوں اور غلطیوں کی معافی مانگی جائے اور آئندہ کے لئے نیکیوں پر قائم رہنے کی توفیق اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے۔ اور پھر اس کے لئے کوشش بھی کی جائے تو اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”جس طرح خدا تعالیٰ کی کتابوں میں نیک انسان اور بد انسان میں فرق کیا گیا ہے اور ان کے جدا جدا مقام ٹھہرائے ہیں اسی طرح خدا تعالیٰ کے قانون قدرت میں ان دو انسانوں میں بھی فرق ہے جن میں سے ایک خدا تعالیٰ کو چشمۂ فیض سمجھ کر بذریعہ حالی وقالی دعاؤں کے اس سے قوت اور امداد مانگتا اور دوسرا صرف اپنی تدبیر اور قوت پر بھروسہ کر کے دعا کو قابل مضحکہ سمجھتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ سے بے نیاز اور متکبرانہ حالت میں رہتا ہے۔ جو شخص مشکل اور مصیبت کے وقت خدا سے دعا کرتا اور اس سے حل مشکلات چاہتا ہے وہ بشرطیکہ دعا کو کمال تک پہنچاوے“۔ یہاں شرط یہ لگائی کہ دعا کو کمال تک پہنچا دے۔ ”خدا تعالیٰ سے اطمینان اور حقیقی خوشحالی پاتا ہے۔ اور اگر بالفرض وہ مطلب اس کو نہ ملے تب بھی کسی اور قسم کی تسلی اور سکینت خدا تعالیٰ کی طرف سے اس کو عنایت ہوتی ہے“۔ اگر دعا قبول نہیں بھی ہوتی تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سکینت عطا ہو جاتی ہے۔ گو کام اس طرح نہیں ہوتا جس طرح اس کی خواہش ہو۔ ”اور وہ ہرگز ہرگز نامراد نہیں رہتا۔ اور علاوہ کامیابی کے ایمانی قوت اس کی ترقی پکڑتی ہے اور یقین بڑھتا ہے“۔ (ایام الصلح، روحانی خزائن جلد نمبر 14 صفحہ 236-237)

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مجلس سے اٹھتے تو آپ دعا کرتے (یہ بڑی جامع دعا ہے) اے میرے اللہ! تو ہمیں اپنا خوف عطا کر، جسے تو ہمارے اور گناہوں کے درمیان روک بنا دے اور ہم سے تیری نافرمانی سرزد نہ ہو۔ اور ہمیں اطاعت کا وہ مقام عطا کر جس کی وجہ سے تو ہمیں جنت میں پہنچا دے اور اتنا یقین بخش جس سے دنیا کے مصائب تو ہم پر آسان کر دے۔ اے میرے اللہ! ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں، اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے تو ہمارا انتقام لے۔ اور جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اس کے برخلاف ہماری مدد فرما۔ اور دین میں کسی بھی ابتلاء کے آنے سے بچا۔ اور ایسا کر کہ دنیا ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر نہ ہو اور نہ ہی دنیا ہمارا مبلغ علم ہو۔ (یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک ہی نہ رہے) اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے اور مہربانی سے پیش نہ آئے۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: ”حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے۔ اور دعا کے کامل لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقت ہو، اضطراب ہو اور گدازش ہو۔ جو دعا عاجزی اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے۔ اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے، خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو۔ تکلف اور تصنع سے کرتا ہی رہے۔ اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔ بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے۔ اور وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک بیزی میں ہی برکت ہے“۔ یعنی خاک چھاننے میں برکت ہے۔ ایسی کوشش کرنے میں برکت ہے۔ ”کیونکہ آخر گوہر مقصود اسی سے نکل آتا ہے۔ اور ایک دن آ جاتا ہے کہ جب اس کا وہ دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے۔ اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقت جو دعا کے لوازمات ہیں، پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو رات کو اٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو، لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ اور تصرف میں ہے تو اس کو صاف کر دے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض میں سے بسط نکل آئے گی اور رقت پیدا ہو جائے گی“۔ یعنی دل کی جو گھٹی ہوئی کیفیت ہے وہ کھل جائے گی اور دعا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو جائے گی۔ اور ”یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیت کی گھڑی کہلاتا ہے۔ وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانہ الوہیت پر بہتی ہے۔ گویا ایک قطرہ ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے“۔

(الحکم جلد نمبر 7 نمبر 31 مورخہ 24/ اگست 1903ء صفحہ3)

پھر آپؑ فرماتے ہیں: ”وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے“۔ (یعنی پانی کا طوفان ہے جو کشتی بن جاتا ہے جو بچانے والی ہے)۔ ”ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے۔ اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔ مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں تھکتے نہیں۔ کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جبکہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینے میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے۔ اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے۔ کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق و وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کر لو۔ اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ“۔ چھوٹی چھوٹی دنیاوی باتوں اور جھگڑوں سے بچو جو روزمرہ ہر ایک کے ساتھ لگے ہوتے ہیں۔ ”دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا۔ اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے۔ اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ گویا وہ اَور خدا ہے حالانکہ اور کوئی خدا نہیں۔ مگر نئی تجلی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے۔ تب اس خاص تجلی کے شان میں اس تبدیل یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا یہی وہ خوارق ہے“۔

تو جب تبدیلی پیدا کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ بھی اپنی نئی شان دکھاتا ہے۔ فرمایا خدا تو وہی ہے جو پہلے خدا ہے۔ خدا اب نہیں بدلا بلکہ تم لوگوں کی تبدیلی کی وجہ سے تمہارے ساتھ اس کا سلوک بدل گیا ہے۔

فرمایا: ”غرض دعا وہ اکسیر ہے جو ایک مشت خاک کو کیمیا کر دیتی ہے۔ اور وہ ایک پانی ہے جو اندرونی غلاظتوں کو دھو دیتا ہے۔ اس دعا کے ساتھ روح پگھلتی ہے اور پانی کی طرح بہہ کر آستانہ حضرت احدیت پر گرتی ہے۔ وہ خدا کے حضور میں کھڑی بھی ہوتی ہے اور رکوع بھی کرتی ہے اور سجدہ بھی کرتی ہے اور اسی کی ظل وہ نماز ہے جو اسلام نے سکھائی ہے“۔

(لیکچر سیالکوٹ، روحانی خزائن جلد نمبر 20 صفحہ 222-228)

تو آخر میں نتیجہ یہ نکلا کہ یہ تمام دعائیں جو ہیں اسی وقت دعاؤں کا رنگ رکھیں گی جب تم نمازوں کی پابندی بھی کرو گے کیونکہ نماز میں یہ ساری باتیں آ جاتی ہیں۔

اللہ کرے کہ ہمیں وہ عرفان حاصل ہو جو کہ خدا کے قریب تر کرنے والا ہو۔ اور ہماری دعاؤں میں وہ کیفیت پیدا ہو جس سے ہماری روح پگھل کر اللہ تعالیٰ کے آستانہ پر بہہ جائے اور بہتی رہے۔ ہم نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرنے والے ہوں اور ہماری مسجدیں ہمیشہ نمازیوں سے بھری رہیں جس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان دنوں میں بھری ہوئی ہیں تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے پیار کو ہمیشہ جذب کرتے چلے جائیں۔

اب کچھ میں اس بارے میں بتانا چاہتا ہوں جو میں نے گزشتہ جمعہ کو تحریک کی تھی یعنی یہاں کی مساجد

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
بَجِّلُوا الْمَشَائِخَ
بزرگوں کی تعظیم کرو
طالب دعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 بینٹنک لین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471,2237-8468

تبلیغ دین و نشر ہدایت کے کام پر مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے
JANIC EXIMP
Manufacturers & Exporters of all kinds of fashion Leather Products & General Order Suppliers & Importers.
Office: 16 D, Topsia, 2nd Lane, Mullapara, Near Star Club, Calcuta -700039
Ph. 3440150 Tel Fax : 3440150 Pager No : 9610-606266

کے بارے میں۔ہارٹلے پول اور بریڈفورڈ کی مساجد کے لئے یو۔کے کی ذیلی تنظیموں کو توجہ دلائی تھی۔ الحمدللہ کہ انصاراللہ نے سب سے پہلے اطلاع دی کہ انہوں نے اتنے وعدے اکٹھے کر لئے ہیں اور آخری رپورٹ جو انہوں نے کل بھجوائی ہے اس کے مطابق تقریباً تین لاکھ پونڈ کے ان کے وعدے ہیں۔اور سب سے پہلے مجلس انصاراللہ کی طرف سے وعدے اور وصولیوں کی رپورٹ بھی آئی ہے۔ انہوں نے کچھ وصولیاں بھی کی ہیں اور وہ بھی اچھی تعداد میں ہیں۔ ماشاءاللہ۔ الحمدللہ۔ انصار نے یہ ثابت کر دیا ہے (باقی تنظیموں کو میں کہہ رہا ہوں) کہ انہیں بوڑھا نہ سمجھیں، وہ جوانوں کے جوان ہیں۔اور میرا خیال تھا کہ جمعہ پر توجہ دلاؤں گا کیونکہ کل تک باقی تنظیموں کی طرف سے رپورٹ نہیں تھی تو کل خدام الاحمدیہ کی طرف سے بھی رپورٹ ملی ہے۔انہوں نے بھی 5 لاکھ کا وعدہ کیا ہے۔لیکن جس تفصیل سے انصاراللہ نے وعدے لینے کی کوشش کی ہے اس طرح نہیں بلکہ انہوں نے شاید اپنے لئے ایک ٹارگٹ مقرر کر لیا ہے اور وہ کہتے ہیں اتنی ہم وصولی کریں گے انشاءاللہ۔اللہ تعالیٰ سب کو جزا دے۔

لیکن لجنہ کی طرف سے ابھی تک کوئی اطلاع نہیں آئی حالانکہ ہمیشہ یہ طریق رہا ہے کہ لجنہ تو چھلانگ مار کر آگے آنے والی ہیں۔ مجھے جو انفرادی طور پر، یہاں سے جب میں دفتر گیا ہوں تو وہاں، جو وعدے ملے وہ سب سے پہلے خواتین کے وعدے ہی تھے اور عورتیں اپنے زیور بھی آ کر انفرادی طور پر پیش کر رہی ہیں۔لیکن بحیثیت تنظیم، لجنہ کی طرف سے ابھی تک کوئی وعدہ نہیں آیا اس لئے وہ بھی آگے بڑھیں، چھلانگ لگائیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لجنہ کبھی بھی مالی قربانیوں میں پیچھے نہیں رہی۔اور مجھے امید ہے کہ اب بھی نہیں رہے گی۔لگتا یہ ہے کہ زیادہ تفصیلی رپورٹ بنانے کی کوشش میں پڑی ہوئی ہیں۔ابتدائی اطلاع کم از کم ان کو کرنی چاہئے تھی جو انہوں نے ابھی تک نہیں کی۔میں نے پچھلی دفعہ بھی بتایا تھا کہ مسجد فضل بھی ہندوستان کی غریب خواتین کے چندے سے ہی بنی تھی تو اب تو آپ بہت بہتر پوزیشن میں ہیں۔میرا تو خیال یہ ہے کہ یہاں یو۔کے۔کی لجنہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس پوزیشن میں ہے کہ وہ کسی بھی ایک اچھی مسجد کا خرچ خود بھی برداشت کر سکتی ہے۔ اللہ ان کو توفیق دے۔لیکن یہ جو اتنی ساری رقمیں آ رہی ہیں۔ اس کو سن کر خاص طور پر میں بریڈفورڈ والوں کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اب یہ نہ سمجھ لیں کہ ہمیں کافی مدد مل گئی ہے اس لئے ریلیکس (Relax) ہو جائیں اور خود جو جماعت، ریجن یا شہر نے اپنی جو کوشش کرنی تھی جو انہوں نے اصول مقرر کیا تھا اس کے مطابق وہ کوشش بہر حال جاری رہنی چاہئے۔اگر زائد رقم ہو بھی جاتی ہے تو آئندہ انشاءاللہ کسی اور مسجد کے کام آ جائے گی۔مسجدیں تو اب انشااللہ تعالیٰ بنانی ہیں۔ایک دفعہ مسجدیں بنانے کا کام شروع کیا ہے تو انشاءاللہ تعالیٰ یہ جاری رہے گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہر شہر میں یہاں ہم مسجد بنا دیں۔اور ایک اچھی مسجد بنا دیں۔حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دفعہ یہ اظہار فرمایا تھا کہ اگر یورپ میں ہماری اڑھائی ہزار مسجدیں ہوں تو ہماری ترقی کی رفتار کئی گنا ہو سکتی ہے۔تو اللہ کرے کہ جماعت کو جلد ایسی توفیق ملے کہ ہم اس تعداد میں مسجدیں یہاں بنائیں۔رمضان میں ان سب لوگوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں جنہوں نے مساجد کے لئے قربانیاں کیں اور کر رہے ہیں۔اللہ تعالیٰ ان کی توفیقوں کو بڑھاتا چلا جائے۔

❁❁❁❁ .... ❁❁❁ .... ❁❁❁❁

بقیہ صفحہ: 1

سے اس سلسلہ کیلئے بھی الگ کر رکھے اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کاموں کیلئے اسی طرح سے نکالا کرے۔

چندے کی ابتداء اس سلسلہ سے ہی نہیں ہے بلکہ مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانہ میں بھی چندے جمع کئے گئے تھے۔ایک وہ زمانہ تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو تمام گھر کا مال لا کر سامنے رکھ دیا۔پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسب مقدور کچھ دینا چاہئے اور آپ کی منشاء تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کس قدر لاتا ہے۔ابوبکرؓ نے سارا مال لا کر سامنے رکھ دیا۔اور حضرت عمرؓ نے نصف مال۔آپ نے فرمایا کہ یہی فرق تمہارے مدارج میں ہے اور ایک آج کا زمانہ ہے کہ کوئی جانتا ہی نہیں کہ مدد دینی بھی ضروری ہے۔حالانکہ اپنی گذران عمدہ رکھتے ہیں ان کے برخلاف ہندوؤں وغیرہ کو دیکھو کہ کئی کئی لاکھ چندہ جمع کر کے کارخانہ چلاتے ہیں اور بڑی بڑی مذہبی عمارات بناتے اور دیگر موقعوں پر صرف کرتے ہیں حالانکہ یہاں تو بہت ہلکے چندے ہیں۔پس اگر کوئی معاہدہ نہیں کرتا تو اسے خارج کرنا چاہئے وہ منافق ہے اور اس کا دل سیاہ ہے۔ہم یہ ہرگز نہیں کہتے کہ ماہواری روپئے ہی ضرور دو ہم تو یہ کہتے ہیں کہ معاہدہ کر کے دو جس میں کبھی فرق نہ آوے۔صحابہ کرامؓ کو پہلے ہی سکھایا گیا تھا۔لن تنالوا البرّ حتّی تنفقوا ممّا تحبون۔اس میں چندہ دینے اور مال صرف کرنے کی تاکید اور اشارہ ہے۔

یہ معاہدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاہدہ ہوتا ہے اس کو نباہنا چاہئے۔اس کے برخلاف کرنے میں خیانت ہوا کرتی ہے۔کوئی کسی ادنیٰ درجہ کے نواب کی خیانت کر کے اس کے سامنے نہیں ہو سکتا تو احکم الحاکمین کی خیانت کر کے کس طرح اسے اپنا چہرہ دکھلا سکتا ہے۔ایک آدمی سے کچھ نہیں ہوتا۔جمہوری امداد میں برکت ہوا کرتی ہے۔بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر ہی چلتی ہیں۔فرق صرف یہ ہے کہ دنیاوی سلطنتیں زور سے ٹیکس وغیرہ لگا کر وصول کرتے ہیں۔اور یہاں ہم رضا اور ارادہ پر چھوڑتے ہیں۔چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔

پس ضرور ہے کہ ہزار در ہزار آدمی جو بیعت کرتے ہیں ان کو کہا جاوے کہ اپنے نفس پر کچھ مقرر کریں اور اس میں پھر غفلت نہ ہو۔(البدر جلد۲ نمبر۲۶ صفحہ۲۰۱-۲۰۲ مورخہ ۱۷ رجولائی ۱۹۰۳ء)(ملفوظات جلد۶ صفحہ۴۳-۳۸)

درخواست دعا

مکرم محمد لطیف صاحب شاکر آف لندن اپنے لئے اپنی اہلیہ صاحبہ کے لئے نیز بچوں اور بہو کی صحت و تندرستی کے لئے دینی دنیاوی ترقیات کے لئے جملہ پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اور نیا مکان بابرکت ہونے نیز تمام رشتہ داروں کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست کرتے ہیں۔(سید بشارت احمد، قادیان)

آرام دہ اور عمدہ سفر کیلئے
MASIHA CARS
>>>> Experience a new world of comfort while traveling
MASIHA CARS presents latest model cars
SCORPIO , INDIGO MARINA & OMNI VAN
For booking please contact: Arshad Ali Siddiqui
Moh. Ahmadiyya Qadian (M) : 09815573547 (R) 01872-223069

اخبار بدر میں اشتہارات دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

بقیہ صفحہ: 1

اس کیلئے کوئی ضمانت نہیں ہے کہ اس کیلئے آخر میں خوشی کے سامان ہونگے۔جبکہ خدا تعالیٰ کی خاطر کی گئی نیکی کے لازماً نیک نتائج نکلتے ہیں تو یہ عید کا دن ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اللہ کا پیغام ہے کہ تمہارے ہر نیک عمل کا اللہ تعالیٰ تمہیں ضرور اجر دے گا اس لئے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہوئے اس کے دیئے ہوئے احکامات پر عمل کرتے رہو فرمایا ان حکموں میں سے ایک حکم یہ بھی ہے کہ آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو اگر ایسا کرو گے تو وہ ہمیشہ تمہارے لئے خوشیوں کے سامان پہنچاتا رہے گا۔

فرمایا جس آیت کی ابتداء میں تلاوت کی گئی ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ اللہ کی اطاعت کرنے والے جھگڑا نہیں کرتے بلکہ آپس میں پیار سے رہتے ہیں ان لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے نہ صرف تم اللہ و رسول کے نافرمان کہلاؤ گے بلکہ تمہارا رعب اور تمہاری طاقت بھی ختم ہو جائے گی۔

شیطان ان جھگڑوں کی وجہ سے تمہارے اندر وسوسے پیدا کرے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ شیطان تمہیں نظام سے بدظن کر دے کیونکہ نظام جس فریق کے خلاف فیصلہ کرے گا اس کے دل میں جماعتی نظام کے خلاف بدگمانی پیدا ہوگی اور پھر اس بدگمانی سے بزدلی بھی پیدا ہو جاتی ہے بزدل آدمی جب ڈرتا ہے تو پھر اپنے جتھے بھی بناتا ہے اور پھر یہ ایک ایسا شیطانی چکر شروع ہو جاتا ہے کہ یہ لڑائی جھگڑے اپنوں تک ہی محدود نہیں رہتے بلکہ غیروں تک بھی پہنچ جاتے ہیں اور اس طرح تمہارا رعب جو ہوتا ہے وہ ختم ہو جاتا ہے۔

فرمایا اگر ایسے معاملات ہو جائیں جن میں لڑائی جھگڑوں کی ابتداء ہو تو اوّل تو صبر سے کام لو اور اگر بہت ہی اہم بات ہو تو نظام جماعت کو اطلاع کرو فرمایا اگر تم صبر کرو گے تو تمہارا صبر خدا کی خاطر ہوگا۔اس کے نتیجہ میں غیروں کو جماعت پر انگلیاں اٹھانے کا موقع نہیں ملے گا فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ پھر میں تمہارے ساتھ ہوں اور اللہ جب کسی کے ساتھ ہو تو اس کو اپنی جناب سے ایسے سامان مہیا فرماتا رہتا ہے جو اس کے لئے تسکین کا باعث ہوں۔

پس یہ رمضان اور عید تمہیں یہ بھی سبق دے رہے ہیں کہ جس طرح ان دنوں اللہ تعالیٰ کی خاطر کی ہوئی قربانیاں پھل لاتی ہیں اگر ہم آئندہ زندگی میں اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانیاں دیں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری زندگیوں میں خوشیوں کے سامان کرتا رہے گا۔پس اس عید کے دن میرا یہ پیغام ہے کہ آپس کی ناراضگیاں شکر رنجیاں اور نفرتیں دور کرو چاہے دوستوں کے جھگڑے ہوں میاں بیوی کے جھگڑے ہوں ساس بہو کے جھگڑے ہوں بہن بھائی کے جھگڑے ہوں ان سب جھگڑوں کو خدا کی خاطر ختم کرو اگر تم ایسا کرو گے تو یہ بات جماعتی نظام کی مضبوطی کا باعث بھی ہوگی اور اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تم کو اپنی برکات سے بھی نوازے گا۔فرمایا تمام انبیاء کی بعثت کی مشترک غرض یہی ہے کہ خدا تعالیٰ کی سچی محبت قائم کی جائے اور بنی نوع انسان و اخوان سے محبت پیدا ہو جائے ہماری جماعت کے قیام کا مقصد بھی یہی ہے اور ہماری حقیقی عید اسی میں ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت میں داخل ہو جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ عید الفطر کو جاری رکھتے ہوئے احباب جماعت کو توجہ دلائی کہ عید کے دن خاص طور پر ذکر الٰہی اور باجماعت نمازوں کا اہتمام کریں آخر پر حضور نے تمام عالمگیر احباب جماعت کو عید کی مبارکباد دی۔اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع انسان کو عید کی حقیقی خوشیاں عطا فرمائے۔

❁❁❁❁❁❁❁

اسلام میں تعلیم اور تحقیق کی اہمیت

(ڈاکٹر سید بشارت احمد، ریجنل امیر کولون جرمنی)

قُلْ هَلْ يَسْتَوِى الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ o

(زمر:۱۰)

ترجمہ:: تُو پوچھ کہ کیا وہ لوگ جو علم رکھتے ہیں اور وہ جو علم نہیں رکھتے برابر ہو سکتے ہیں؟ یقیناً عقل والے ہی نصیحت پکڑتے ہیں۔

حصولِ علم کی اہمیت کا اندازہ اسی سے لگایا جاسکتا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ اعلم الناس تھے اُن کو حکم ہوتا ہے کہ رَبِّ زِدْنِی عِلْماً کی دعا کیا کرو۔ (طٰہٰ: ۱۱۵) یعنی اے میرے اللہ میرے علم کو بڑھا۔ تو پھر کون امتی ایسا ہے جو دعویٰ کرے کہ مجھے علم کی، عمل کی، مشورہ کی، سیکھنے کی، سننے کی اور صحبتِ پاک کی ضرورت نہیں۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:-

طَلَبُ العِلمِ فَرِيضَةٌ عَلىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ وَ مُسْلِمَةٍ

یعنی ہر مسلمان مرد اور عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ علم حاصل کرے۔

اسلام میں حصول علم کے لئے انتہائی تاکید کی گئی ہے ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں علم سیکھو خواہ اس کے لئے تمہیں چین جانا پڑے۔ اس زمانہ کے لحاظ سے چین علوم وفنون کا مرکز بھی تھا مگر عرب سے بہت دور تھا اور اس کے راستے بھی ایسے مخدوش تھے کہ وہاں تک پہنچنا غیر معمولی اخراجات اور غیر معمولی تکلیف اور غیر معمولی خطرے کا موجب تھا۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چین کے ملک کو مثال کے طور پر بیان فرما کر دراصل یہ اشارہ کیا ہے کہ تم علم حاصل کرو خواہ تمہیں علم حاصل کرنے کے لئے کتنی ہی دور جانا پڑے اور کیسی ہی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گویا علم وہ چیز ہے کہ جس کے لئے ہر تکلیف اٹھا کر اس کے حصول کا دروازہ کھولنا چاہئے۔

تاریخ سے ثابت ہے کہ ابتدائی مسلمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صرف ایک حدیث سننے کیلئے بعض دفعہ سینکڑوں میل کا سفر اور غیر معمولی اخراجات برداشت کر کے صحابہؓ کی تلاش میں پہنچتے تھے۔ چنانچہ جب ایک شخص مدینے سے سینکڑوں میل کا سفر اختیار کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی حضرت ابودرداءؓ کے پاس ایک حدیث سننے کی غرض سے دمشق آیا تو ابودرداءؓ نے اُسے وہ حدیث بھی سنائی۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ ارشادِ نبویؐ ہے جو شخص علم حاصل کرنے کی غرض سے کسی رستے کا سفر اختیار کرتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے اُس علم کے علاوہ جنت کا راستہ بھی آسان کر دیتا ہے۔ اور فرشتے طالب علم کے کام پر خوش ہو کر اپنے پر اُس کے آگے بچھاتے ہیں۔ اور عالم کیلئے زمین و آسمان کے رہنے والے بخشش مانگتے ہیں۔ یہاں تک کہ پانی کی مچھلیاں بھی اس کے حق میں دُعا کرتی ہیں۔ عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے۔ جیسی چاند کی دوسرے ستاروں پر۔ اور علماء انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔ انبیاء روپیہ پیسہ ورثہ میں نہیں چھوڑ جاتے۔ بلکہ اُن کا ورثہ علم وعرفان ہے۔ جو شخص علم حاصل کرتا ہے۔ وہ بڑا نصیبہ اور خیر کثیر حاصل کرتا ہے۔ حضور پاکؐ نے فرمایا جب تم ریاض الجنۃ یعنی جنت کے باغوں میں سے گزرو تو خوب چرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا حضور ﷺ ریاض الجنۃ سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا علمی مجالس یعنی اُن مجالس میں بیٹھ کر زیادہ سے زیادہ علم حاصل کرو۔ (از چالیس جواہر پارے)

حضرت ابوامامہ باھلیؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور دو آدمیوں کا ذکر کیا گیا۔ اُن میں سے ایک عابد تھا دوسرا عالم۔ اُس پر حضورؐ نے فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تم میں سے ایک معمولی پر ہے۔ یعنی دونوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ پھر حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ اور اُس کے فرشتے آسمانوں میں رہنے والے اور زمین میں رہنے والے یہاں تک کہ چینوٹی جو بل میں ہے اور مچھلی جو پانی میں ہے یہ سب دُعائیں مانگتے ہیں۔ اُس شخص کیلئے جو لوگوں کو بھلائی کی تعلیم دیتا ہے۔ (ترمذی کتابُ العلم)

سچے علم کا وہ مقام تسلیم کیا گیا ہے جو ایمان کے بعد کسی دوسری چیز کو حاصل نہیں۔ پھر یہ ہدایت کی گئی ہے کہ خواہ تمہیں کتنا ہی علم حاصل ہو جائے۔ مزید تعلیم کے حصول کی کوشش کرتے رہو۔ پھر حصولِ تعلیم کو مَردوں تک محدود نہیں کیا گیا بلکہ عورتوں کو بھی اُسی طرح تاکید کی گئی ہے۔ مگر افسوس کہ اِس تاکید کے باوجود آجکل مسلمان مردوں اور عورتوں کا تعلیمی معیار دوسری قوموں کے مقابلہ میں اعلیٰ ہونا تو درکنار بہت ادنیٰ اور پست ہے۔ (از چالیس جواہر پارے:۱۵۱)

حضرت رسولِ کریمؐ اُمت کی تعلیم کا اتنا خیال رکھتے تھے۔ کہ بدر کی جنگ میں جو کفار قید ہوئے اُن میں سے جو فدیہ ادا نہ کر سکتے تھے آپؐ نے اُن کیلئے یہ شرط لگائی کہ دس دس بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھا دیں۔ تو اُن کو آزاد کر دیا جائیگا۔

آنحضرتؐ کے صحابی حضرت ابوہریرۃؓ کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ آپ کی دینی تعلیم حاصل کرنے کی لگن ایسی غیر معمولی تھی کہ آپ آنحضرتؐ کے ارشادات سننے کے شوق میں گھر کھانا کھانے بھی نہ جاتے تھے کہ مبادا اُس وقت حضرت نبی کریم کوئی بات ارشاد فرمائیں اور میں محروم رہ جاؤں۔ وہ ابوہریرۃؓ جو آنحضرت ﷺ کے وصال سے صرف تین سال قبل اسلام لائے تھے۔ دنیا گواہ ہے کہ آپ کے ذریعہ روایت کی گئی احادیث سب صحابہ سے زیادہ ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں :-

’’علم وعمل دراصل دو ایسے دائرے ہیں جنہوں نے ہمارے زندگی کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ خواہ ان کا تعلق دین سے ہو یا دنیا سے۔ علم اگر بیج کی طرح ہے تو عمل اس کا پھل‘‘۔

پس ہر عمر میں علم سیکھنے کی تڑپ اپنے اندر پیدا کرنی چاہئے۔ جب تک انسانی قلب میں علوم حاصل کرنے کی ہر وقت پیاس نہ ہو۔ اُس وقت تک وہ کبھی ترقی حاصل نہیں کر سکتا۔

آنحضرت کو غارِ حرا میں پہلی وحی میں ہی یہ پیغام ملا۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ۔ (علق:۲)

اِقراء کے پُرشوکت کلام سے شروع ہونے والی بابرکت تحریک بظاہر ایک ایسی جگہ شروع ہوئی۔ جہاں اس کے برگ وبار لانے کی امید بہت کم تھی۔ سرزمین عرب اپنی تعلیمی قابلیت کے لحاظ سے کوئی اچھی شہرت نہیں رکھتی تھی۔ عربوں کی اخلاقی اور روحانی اقدار قابلِ شرم تھیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت ورہنمائی میں خدائی تائید ونصرت اور قرانی تعلیم کی برکت سے سرزمین عرب کے بدّو دنیا بھر کے رہنما بن گئے۔

اقراء کے پُر شوکت کلام کی تجلی کے طفیل احمدیت نے بھی ہر میدان میں کامیابیوں کی شاندار مثالیں قائم کی ہیں۔ تعلیم۔ تبلیغ اور تربیت میں ہماری عاجزانہ مساعی کو اللہ تعالیٰ نے عظیم نتائج سے نوازا۔ اور ترقیات کا یہ سلسلہ نہ صرف جاری ہے بلکہ آگے سے آگے بڑھتا چلا جارہا ہے۔ موجودہ حالات میں پاکستان۔ بنگلہ دیش اور ہندوستان سے بہت بڑی تعداد میں احمدیوں کو ترک وطن کر کے جرمنی۔ انگلستان۔ امریکا اور دوسرے مغربی ممالک میں منتقل ہونا پڑا۔ ہجرت کے بعد کی مشکلات اور بے وطنی کی پریشانیوں سے دوچار ہونا پڑا۔ یہاں آکر جس امر سے سب سے پہلے واسطہ پڑتا ہے وہ ایک مختلف زبان کا مسئلہ ہے۔ کیونکہ انکو یہاں کی زبان بالکل نہیں آتی۔ اور سیکھنے کی عمر سے عام تاثر اور خیال کے مطابق آگے نکل چکے ہوتے ہیں۔ نوجوانوں نے بالعموم اس چیلنج کا مقابلہ کیا۔ اور اس پر کافی حد تک غلبہ پالیا۔ خدا کے فضل سے ہمارے جماعت خلافت کے انعام سے سرفراز ہے۔ ہماری تنظیم قابلِ رشک ہے۔ اور ہماری تعلیمی روایات نہایت ہی اعلیٰ ہیں۔ برصغیر میں عورتوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ مگر ہماری جماعت کی عورتیں علمی لحاظ سے مردوں سے بھی آگے رہی ہیں۔ مجلس خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے لائحہ عمل میں علمی ترقی کے راہ نما اصول موجود ہیں۔ اِس وجہ سے ہمارے نوجوانوں کو اِس میدان میں سب سے آگے ہونا چاہئے اور مختلف یونیورسٹیوں اور علم کی مختلف شاخوں سے پوری طرح استفادہ کرتے ہوئے ہر شعبہ علم میں سب سے آگے ہونا چاہئے۔

محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے فزکس میں نوبل انعام حاصل کر کے اپنے خاندان۔ اپنے ملک۔ قوم اور جماعت کے نام کو روشن کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ’’مجھے ہزاروں عبدالسلام چاہئیں‘‘۔ اِس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے ہزاروں نوجوان مغربی ممالک کی یونیورسٹیوں میں زیرِ تعلیم ہیں۔ اور اس مقصد کا حصول ناممکن نہیں رہا۔ ہمیں چاہئے کہ توجہ۔ محنت اور لگن سے مسابقت کے اِس میدان میں بھی اپنے جھنڈے گاڑ دیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

اَفَلَا يَنظُرُونَ اِلَى الاِبِلِ كَيفَ خُلِقَت. وَاِلَى السَّمَآءِ كَيفَ رُفِعَت. وَاِلَى الجِبَالِ كَيفَ نُصِبَت. وَاِلَى الاَرضِ كَيفَ سُطِحَت.

(الغاشیہ:۱۸تا۲۱)

کیا وہ بادلوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے پیدا کئے گئے؟ اور آسمان کی طرف کہ اُسے کیسے رفعت دی گئی؟ اور پہاڑوں کی طرف کہ وہ کیسے مظبوطی سے گاڑے گئے؟ اور زمین کی طرف کہ وہ کیسے ہموار کی گئی؟

پھر ایک اور جگہ ارشاد ہے۔

اِنَّ فِى خَلقِ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَاختِلَافِ الَّيلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِاُولِى الاَلبَاب.

(ال عمران:۱۹۱)

یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات اور دن کے ادلنے بدلنے میں صاحب عقل لوگوں کیلئے نشانیاں ہیں۔

یعنی انسان کو چاہئے کہ فطرت کے قوانین کو سمجھنے کی کوشش کرے۔ اور اُن کی تلاش طبیعات، حیاتیات، طب اور ہیئت کے مشاہدات میں کرے۔ انسان کو اسی لئے عقل دی گئی ہے۔ کہ وہ فطرت کے سربستہ راز کھولنے میں کوشاں رہے۔ اور وہ تحصیل علم کو اپنی روز مرّہ زندگی کا حصہ بنالے۔

آج علمی میدان میں اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کیلئے ایک نہیں ہزاروں عبدالسلام مطلوب ہیں۔ پس احمدی نوجوانوں کو چاہئے کہ دن رات محنت

کریں۔ اور خلیفہ وقت کی دعاؤں سے حصہ پاتے ہو۔ علم کے ہر میدان میں آگے بڑھیں۔ اسلام کے آغاز میں خدا رسول اور قرآن سے پیار کرنے والے بے شمار لوگ گزرے ہیں۔ جنہوں نے خدا کی صفات کا علم حاصل کرنے کیلئے ہر قسم کے علوم کو سیکھا۔ اُن کو ترقی دی۔ اور اُن کے ذریعہ خدا کے بندوں کی خدمت کی۔ سائنسی علوم کی ترقی اسلام کی پہلی صدی میں شروع ہوئی۔ اُس دوران بڑے بڑے لائق مسلمان سائنسدان پیدا ہوئے۔ جنہوں نے اپنی محنت اور خدا داد صلاحیتوں سے علوم میں کمال حاصل کیا۔ اور ساری دنیا سے اپنے علم کا لوہا منوایا۔ (احمدی مسلمان سائنسدان صفحہ ۶۴-۶۵)

حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ فرماتے ہیں: ''ہماری کوشش تو یہ ہونی چاہئے کہ علمی دنیا میں سب سے زیادہ اور نمایاں حیثیت رکھنے والے احمدی ہوں اور ہمارے علمی حیثیت ایسی ہو کہ دوسرے لوگ ہم سے استفادہ کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اس زمانے کے مناسبِ حال ہتھیار یہی ہے کہ کامل اور صحیح علم کی زبردست طاقت اور تقریر اور قوتِ بیان اور عجیب در عجیب پیرایوں سے اپنے خیالات کو مدلل کر کے اپنے دشمنوں پر حجت پوری کرنے کے زبردست اور تیز ہتھیاروں کی ضرورت ہے۔ (خطبات نور صفحہ ۳۲۰)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔

لَاتَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُم خَشْیَةَ اِملَاق.

یعنی تم مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل مت کرو۔ (بنی اسرائیل: ۲۳)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ''قتل سے مراد اخلاقی اور روحانی قتل بھی ہو سکتا ہے۔ کہ روپیہ خرچ کرنے کے ڈر سے اچھی تعلیم نہیں دلواتے۔ اور گویا بچہ کی اخلاق اور روحانی موت کا موجب ہو جاتے ہیں''۔

جتنا کوئی زیادہ غور و فکر سے کام لیتے ہوئے علم حاصل کرنے کی سعی کرے گا اتنے ہی زیادہ گوہر آبدار اُسے حاصل ہوں گے۔ علمی ترقی جو دراصل اجتماعی ترقی کیلئے بطور بنیاد ہوتی ہے، اِس طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔

''درحقیقت زندہ قوم کی علامت یہی ہے۔ کہ اُس کے اندر اِس قدر علماء کی کثرت ہوتی ہے کہ کسی ایک کے فوت ہونے پر اُسے ذرا بھی احساس نہیں ہوتا کہ اب کام کس طرح چلے گا؟ کسی قوم کی زندگی کی یہ علامت ہے کہ اُس میں علم کی کثرت ہو اُس میں علماء کی کثرت ہو۔ اُس میں ایسے نفوس کی کثرت ہو۔ جو قوم کے سرکردہ افراد کے مرنے پر اُسی وقت ان کی جگہ پُر کرنے کے لئے تیار ہوں۔

(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۴۴ء)

حضرت مصلح موعودؓ لجنہ سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

تعلیم و تربیت کا کام معمولی نہیں۔ تمہیں خود علم ہو گا تو دوسروں کو سکھاؤ گی۔ اِس لئے تم پہلے خود تعلیم حاصل کرو۔ تا اپنی اولادوں کی صحیح معنوں میں تربیت کر سکو۔ تم لوگوں کا فرض ہے کہ جس قدر جلدی ہو سکے۔ اپنی تعلیم و تربیت کا خیال کرو۔ اگر اپنی تعلیم کی طرف توجہ نہیں کرو گی تو قوم درست نہیں ہو گی۔ اور یقیناً سلسلہ کی جو خدمت تمہارے ذریعہ ہو سکتی ہے وہ معمولی خدمت نہیں۔ وہ تم سے نہیں ہو سکے گی۔ الغرض ماؤں کی یہ ذمہ داری جہاد کی ذمہ داری سے کچھ کم نہیں اگر بچوں کی تعلیم و تربیت اچھی ہو۔ تو قوم کی بنیاد مضبوط ہوتی ہے۔ اور قوم ترقی کرتی ہے۔ قوم کی ترقی اور تباہی کا دارومدار قوم کی عورتوں پر ہے۔ تم اپنی اِس اہم ذمہ داری کو معمولی سمجھ کر نظر انداز نہ کرو۔ بلکہ پوری توجہ سے اِس فریضہ کو ادا کرو۔ آج اسلام پر حملہ اہلِ مغرب کا مذہب نہیں بلکہ اُن کا تمدن ہے اس تمدن نے اتنی ترقی کر لی ہے۔ کہ بعض بری باتیں بھی اچھی اور بعض اچھی باتیں بھی بری ہو گئی ہیں۔ اگر ہم یورپ والوں سے کہیں۔ کہ اچھی باتیں بھی ہمارے مذہب میں موجود ہیں۔ تو وہ ہم پر ہنسیں گے۔ جب تک ہم ان پر عمل کر کے نہ دکھائیں۔ (ماخوذ ''لجنہ سے خطاب'')

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ جب تک تم مخالف کے مقابلہ میں ہر قسم کے دنیوی علوم حاصل نہیں کرو گے۔ اور اُن علوم میں امتیازی مقام حاصل نہیں کرو گے اُس وقت تک مخالف تمہاری فوقیت کا اقرار نہیں کرے گا۔ تمہیں چاہئے کہ تم دینی علوم کے ساتھ ساتھ ہر قسم کے دنیوی علوم کے بھی ماہر بنو اور ہر فن میں دوسروں سے آگے نکلنے کی کوشش کرو۔ ایک دفعہ حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکیؓ کسی مباحثہ میں گئے۔ وہاں لوگوں نے تمسخر اور استہزاء شروع کر دیا۔ آخر مولوی صاحب کھڑے ہو گئے۔ اور انہوں نے کہا ہنسی اور ٹھٹھے کی کیا ضرورت ہے؟ تمہارا مولوی اگر قرآن کے علم میں مقابلہ کرنا چاہے تو کر لے۔ حدیث میں مقابلہ کرنا چاہے تو کر لے۔ عربی۔ فارسی اور اردو کی تقریر میں مقابلہ کرنا چاہتا ہے تو کر لے اگر شعر اور ڈھولے بولنا چاہے تو بولے۔ اور اگر اُسے اپنی طاقت پر ناز ہے۔ تو میرے ساتھ بینی (یعنی کلائی) پکڑ لے۔ اُس پر وہ سب خاموش ہو گئے۔ پس دنیا میں ہر فن کے مقابلہ کی مہارت ہونی چاہئے۔ جب تک تم میں ہر قسم کے فنون کے ماہر نہ ہوں۔ تم دوسروں کا کس طرح مقابلہ کر سکو گے؟ پس اپنی ہمتوں کو بلند کرو اور اگر ایک منٹ بھی تمہارا ضائع ہو جائے۔ تو سمجھو کہ موت آ گئی۔ (مشعلِ راہ جلد ۱ صفحہ ۵۰۰)

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے اجتماع اکتوبر ۱۹۷۹ء میں تعلیمی پروگرام پیش فرمایا۔ کہ ہر احمدی بچہ کم از کم میٹرک ضرور پاس کرے۔ غیر معمولی ذہانت اور اعلیٰ صلاحیتوں کے حامل طلباء کو ان کی صلاحیتوں کے مطابق مزید اعلیٰ تعلیم دلانا جماعت کی ذمہ داری ہو گی۔ (الفضل ۲۹ر اکتوبر ۱۹۷۹ء)

آپ کے دل میں نئی نسل کیلئے ایک تڑپ تھی۔ کہ یہ تعلیم اور اخلاق میں دوسروں سے ہر جہت اور ہر لحاظ سے آگے نکلیں۔ اِس جذبہ سے بچوں اور نوجوانوں کیلئے تعلیم و تربیت میں دلچسپی اور ترقی کیلئے انعامات اور ذاتی خط و کتابت کی مختلف سکیموں کا اعلان فرمایا۔ اور اُن کی بہبود پر اپنی توجہ مرکوز کی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ بورکینا فاسو سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر احمدی بچے کا یہ حق ہے کہ وہ تعلیم حاصل کرے۔ اور کوئی بچہ اِس وجہ سے تعلیم نہ چھوڑے کہ اُس کے پاس مالی وسائل نہیں ہیں۔ اگر تعلیم کے حصول میں مالی روک ہو تو مجھے بتائیں۔ انشاء اللہ آپ کو مالی وسائل مہیا کئے جائیں گے۔ چاہے مشکلات ہوں پھر بھی تعلیم حاصل کرنا لازمی ہے۔ تعلیم حاصل کر کے آپ ملک کی خدمت کر سکتے ہیں اور تبلیغ کا کام کر سکتے ہیں۔ (الفضل انٹرنیشنل ۱۶ر اپریل ۲۰۰۴ء)

افریقن ممالک میں تعلیم کے حوالہ سے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ تعلیم کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ کیونکہ احمدی بچے کا تعلیمی معیار دوسرے بچوں سے بلند ہونا چاہئے۔ نیز فرمایا آج کل کمپیوٹر کی تعلیم بہت ضروری ہے۔ (الفضل انٹرنیشنل ۹ر اپریل ۲۰۰۴ء)

پھر فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو علم الٰہی سے جو خزانے عطا ہوئے ہیں۔ اُن خزانوں کی طرف رجوع کریں۔ اُن کو پڑھ کر ہم قرآن کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں۔ اور پھر اُس قرآن علم سے دنیوی علم اور تحقیق کے راستے کھل جاتے ہیں۔ ہر احمدی محقق جب اپنے دنیوی علم کے ساتھ اس دینی تحقیق کو ملائے گا۔ تو اُس کیلئے تحقیق کے نئے نئے راستے کھل جائیں گے۔ اِسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے طلباء کو اساتذہ کی عزت کرنے کی نصیحت فرمائی۔

(خطبہ جمعہ ۱۸ر جون ۲۰۰۴ء)

کم ترقی یافتہ ممالک سے طالب علم زیادہ اخراجات برداشت کر کے اعلیٰ تعلیم کے حصول کیلئے یورپ اور امریکہ آتے ہیں۔

ہم اِن ممالک میں رہائش پذیر ہیں۔ اور اِن تمام سہولتوں اور مواقع سے بھرپور استفادہ کر سکتے ہیں۔ بعض طلباء جو اپنے ملکوں سے تعلیم ادھوری چھوڑ کر یہاں آتے ہیں۔ اُن کیلئے بھی یہاں پر اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بھرپور مواقع موجود ہیں۔ شرط یہ ہے کہ ہم نہ صرف یہ کہ یہاں کے نظام تعلیم کو اچھی طرح سمجھیں۔ بلکہ تعلیمی میدان میں در پیش مسائل سے بھی آگہی حاصل کریں۔ تا اپنے بچوں کی بہتر رہنمائی کر سکیں۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ جماعتِ احمدیہ جرمنی میں تعلیم کا شعبہ قائم ہے جو اِس سلسلہ میں آپ کی ہر طرح سے رہنمائی کیلئے ہمہ وقت موجود ہے۔ بچوں کی سکول میں کامیابی کیلئے سب سے پہلا اور بنیادی فرض جو والدین پر عائد ہوتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ وہ اُن کو سکول میں داخل کروا کے اپنے آپ کو فارغ نہ سمجھ لیں۔ بلکہ شروع سے لے کر اُن کی تعلیم مکمل ہونے تک بھرپور اور فعال کردار ادا کریں۔

ماہرین کی رائے میں والدین کا ذاتی بہتر نمونہ اُن کی اپنی مالی حیثیت اور تعلیمی معیار سے کہیں زیادہ ضروری ہے۔ اور یہ بچوں کی سکول میں کامیابی کیلئے بڑا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اِس لئے والدن کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اِس طور سے اپنے شب و روز گزاریں کہ جس سے بچوں کی شخصیت پر مثبت اثرات مترتب ہوں۔ ہمیں اپنے بچوں کی تعلیم میں ذاتی دلچسپی لیتے ہوئے اُن کی اِس اہم مقصد کی طرف رہنمائی کرنی چاہئے کہ بہتر تعلیم نہ صرف اُن کی ذاتی خوشگوار اور پُر امن عملی زندگی کیلئے ضروری ہے بلکہ اُس پر ہماری ترقی کا بھی دارومدار ہے۔

میں یہ بتانا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ ہمارے لئے اِس دَور میں نہ صرف ترقی کی راہیں کھول دی گئی ہیں بلکہ خدا نے محض اپنے فضل سے آسان بھی کر دی ہیں۔ ایک احمدی کو معمولی سی محنت کرنی پڑتی ہے اور خدا تعالیٰ اُس کو کئی گنا پھل لگاتا ہے۔ اس کی وجہ اِس دور کے امام کی توجہ اور دُعائیں ہیں۔ جنہوں نے آسمان پر اِک شور مچا دیا۔ اور اُس کے نتیجہ میں خدا نے احمدیوں پر فضل و برکت اور علم و معرفت نازل کرنے کا اِن الفاظ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زبان سے وعدہ کیا کہ:

''میرے فرقہ کے لوگ اِس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رُو سے سب کا منہ بند کر دیں گے''۔ (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۱۷)

اے احمدی! کیا تو ان انعامات اور برکات سے حصہ لینے کی خواہش نہیں رکھتا؟

غیر کو تو انتہائی محنت اور کوشش سے یہ مقام حاصل کرنا پڑتا ہے۔ اور اُن کے ساتھ کامیابی کا کوئی وعدہ نہیں۔ مگر ہمارے ساتھ تو یہ خدائی وعدہ ہے گویا ہم ایسے راستہ پر کھڑے ہیں۔ جہاں تیز ہوا چل رہی ہے۔ اگر تو ہم اِس ہوا کے رخ پر چلنا شروع کر دیں۔ تو ہمارا سفر آسان ہو جائے گا۔ اور اگر ہم کھڑے رہیں تو ہم نے اِس سے کچھ فائدہ نہیں اُٹھایا۔ اگر ہم اِس ہوا کے مخالف چلنا شروع کر دیں۔ تو ہماری ساری کوششیں بے کار اور رائیگاں جائیں گی۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حصولِ علم کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات پر عمل کرنے اور حضرت بانی جماعت احمدیہؑ کی توقعات پر پورا اُترنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

تمباکو نوشی کی روک تھام کے لئے عالمی ادارہ صحت کا اجلاس

۲۱ مئی کو امریکہ اور عالمی ادارۂ صحت کے دیگر رکن ملکوں نے تمباکو نوشی کی روک تھام کے بارے میں لائحہ عمل کے کنونشن FCTC کی متفقہ طور پر منظوری دی۔ اس اہم کنونشن کا مقصد دنیا بھر میں تمباکو نوشی کے باعث ہونے والی اموات کو کم کرنا ہے۔

صحت اور انسانی سروسز کے امریکی وزیر ٹومی جی تھامسن (Tommy G. Thompson) نے عالمی ادارۂ صحت کے ۱۹۲ رکن ملکوں کے نمائندوں کی طرف سے کنونشن کی منظوری کے فوراً بعد کہا کہ ”یہ ایک اہم دن ہے جب آپ صحت عامہ کیلئے عزم لے کر آگے بڑھ سکتے ہیں“۔

تھامسن نے عالمی ادارۂ صحت کے سالانہ اجلاس WHA سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ”ہم سب مل کر تمباکو نوشی کے عالمگیر خطرے کو قصہ پارینہ بنا سکتے ہیں اور ضرور بنائیں گے“۔

کنونشن کی منظوری سے FCTC پر دستخطوں کی راہ ہموار ہو گئی ہے اور اب ۱۶ / جون ۲۰۰۳ء سے اس کی توثیق کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ یہ پہلا بین الاقوامی سمجھوتہ ہے جو اقوام متحدہ کے ادارہ صحت WHO کے زیر اہتمام بات چیت کے ذریعے طے کیا گیا۔

کنونشن کے تحت اس کی توثیق کرنے والے ملک، سگریٹوں اور تمباکو کی دوسری مصنوعات کی تشہیر، اسپانسر شپ اور فروغ پر پابندی عائد کریں گے، ان اشیاء پر نئے لیبل لگائیں گے، کمروں اور عمارتوں میں ایئر کنٹرول کے نظاموں کو بہتر بنائیں گے اور تمباکو کی اسمگلنگ کے خلاف کارروائی کریں گے۔

امریکی وزیر صحت نے کہا کہ صحت عامہ کے بارے میں امریکہ کا اہم مقصد تمباکو نوشی سے ہونے والی بیماریوں، معذوری اور اموات کو کم کرنا ہے۔ ہم اس بات سے پوری طرح آگاہ ہیں کہ تمباکو نوشی صحت عامہ کیلئے حقیقی خطرہ ہے۔ ملک اور بیرون ملک اس خطرے سے نمٹنے کے بارے میں مقاصد واضح ہیں۔

تھامسن نے اس بات کی وضاحت نہیں کی کہ آیا امریکہ اس معاہدے پر دستخط کرے گا یا نہیں۔ تاہم، انہوں نے کہا کہ اس کے متن کا بغور جائزہ لیا جا رہا ہے۔

اس سلسلے میں بات چیت کے ابتدائی مرحلوں میں یہ خدشات پیدا ہوئے کہ معاہدے کی رو سے تمباکو کی مصنوعات کی تشہیر پر پابندی سے امریکی آئین میں اظہار رائے کی آزادی کے بارے میں دی گئی ضمانت کی خلاف ورزی ہو سکتی ہے۔ یہی ایک معاملہ ہے جس پر امریکی عہدیدار یہ فیصلہ کرتے وقت غور کریں گے کہ آیا امریکہ کو معاہدے کی توثیق کرنی چاہئے یا نہیں۔

وزیر صحت تھامسن کا بیان کا متن، جو جنیوا میں امریکی مشن برائے اقوام متحدہ نے جاری کیا ہے، درج ذیل ہے:

”یہ ایک اہم دن ہے جب آپ صحت عامہ کے بارے میں عزم لے کر آگے بڑھ سکتے ہیں۔

تمباکو نوشی سے ہونے والی بیماریوں، معذوری اور اموات کو کم کرنا صحت عامہ کے بارے میں امریکہ کا اہم مقصد ہے۔ ہم اس بات سے بخوبی آگاہ ہیں کہ تمباکو نوشی صحت عامہ کیلئے حقیقی خطرہ ہے۔ اس سلسلے میں ملک اور بیرون ملک اقدامات کا مقصد واضح ہے۔

اس خطرے سے نمٹنے کیلئے ہمارے داخلی ایجنڈے کے کئی پہلو ہیں۔

ہم امریکیوں کی تمباکو نوشی کے خطرات سے آگاہ کرنے کیلئے سخت محنت کر رہے ہیں۔

ہم تمباکو نوشی سے بچاؤ کے وسائل تک رسائی میں مدد دیتے ہیں۔ ہم تمباکو نوشی کے اثرات پر سرگرمی سے تحقیق کر رہے ہیں اور بین الاقوامی سطح پر ہم نے تمباکو نوشی کی روک تھام اور اس پر قابو پانے کی عالمگیر مہم میں مدد دینے کیلئے خود کو وقف کر رکھا ہے۔

مثال کے طور پر تمباکو نوشی کی عالمگیر وباء کا جائزہ لینے میں مدد دینے کیلئے امریکہ نے عالمی ادارۂ صحت کے اشتراک سے عالمی پیمانے پر نوجوان میں تمباکو نوشی کی عادت کے بارے میں سروے ہم تیار کی ہے جو اب تک 150 ملکوں میں مکمل کی جا چکی ہے۔

ہم نے تمباکو کی مصنوعات کی تشہیر اور کھیلوں کیلئے اسپانسر شپ کم کرنے یا اس کے خاتمے کی غرض سے اپنے ٹوبیکو فری سپورٹس انیشی ایٹو (Initiative) کے ذریعے عالمی ادارہ صحت اور کھیلوں کی بین الاقوامی تنظیموں کے ساتھ کام کیا ہے۔

امریکہ نے کنونشن کیلئے مذاکرات کے بارے میں اپنے عزم کے تحت اور لائحہ عمل کے ایک پہلو پر مفاہمت پیدا کرنے میں مدد دینے کے لئے نیویارک میں اقوام متحدہ میں ایک بین الاقوامی کانفرنس کا اہتمام کیا تا کہ تمباکو کے ناجائز کاروبار کے عالمگیر مسئلے سے نمٹنے کیلئے اقدامات پر غور کیا جا سکے۔ معاہدے میں اسے تسلیم کیا گیا ہے۔ اس بات میں کوئی مبالغہ نہیں ہے کہ امریکہ تمباکو نوشی کے خلاف مہم میں عالمی لیڈر ہے۔

ہم نے ملک اور بیرون ملک تمباکو نوشی پر قابو پانے کے پروگراموں کی تحقیق و ترقی اور ان کا جائزہ لینے کیلئے دوسرے ملکوں کے مقابلے میں زیادہ وسائل مخصوص کرنے کا تہیہ کر رکھا ہے۔

علاوہ ازیں ”امریکہ کو زیادہ صحت مند بنانے کیلئے اقدامات“ کے نام سے نئے حفاظتی مہم کے تحت میرا محکمہ امراض قلب، فالج، سرطان، دمہ اور موٹاپے جیسی خطرناک بیماریوں پر قابو پانے کیلئے ملک بھر کے شہروں اور آبادیوں کو کروڑوں ڈالر فراہم کرے گا۔

میں یہ بات پھر کہوں گا کہ بلاشبہ امریکہ نے صحت عامہ کو تمباکو نوشی کے درپیش خطرات پر قابو پانے کیلئے خود کو وقف کر رکھا ہے۔ مجھے اس بات پر فخر ہے اور ہم دنیا بھر کے ملکوں کے ساتھ اس سلسلے میں کام کرنے کے منتظر ہیں تا کہ تمباکو نوشی کی روک تھام کیلئے موثر کوشش کے ذریعے آئندہ اموات کو کم کیا جا سکے اور بیماریوں پر قابو پایا جا سکے۔

FCTC مذاکرات کے ذریعے عالمی سطح اور بات چیت کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ جو صحت عامہ کی جانب ایک نمایاں قدم ہے۔ اس کے ثمرات پہلے ہی ظاہر ہو چکے ہیں کیونکہ رکن ملکوں نے تمباکو نوشی کی روک تھام کیلئے ملکی سطح پر اقدامات شروع کر دیئے ہیں۔

بلاشبہ اس کام کا نقطہ عروج، کنونشن کے قطعی متن کی منظوری ہوگا اور یہی وجہ ہے کہ FCTC کی قطعی دستاویز کی منظوری اور اس کی خوشی منانے کیلئے آج ہم سب یہاں جمع ہیں۔

امریکہ، کنونشن کے اس متن کا بغور جائزہ لے رہا ہے جس کی آج ہم نے منظوری دی۔ ہم اور ہمارے ساتھ ملکوں نے اس معاہدے کیلئے سخت محنت کی۔

ہم سب مل کر تمباکو نوشی کے خطرے کو قصہ پارینہ بنا سکتے ہیں اور ضرور بنائیں گے۔ ☆☆

(منقول از ہفت روزہ لاہور ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۳ء)

☆

آسماں کے اک منادی نے ڈرایا تھا تمہیں
”آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار“
ہر طرف دنیا میں بھڑکا ہے خدا کا قہر اب
قتل و غارت ہو رہے ہیں ملک اور شہرو دیار
کوئی بھی محفوظ اپنے آپ کو پاتا نہیں
لوگ ہر جا ہو رہے ہیں اب بے چینی کا شکار
زلزلے بھی آ رہے ہیں اور تیزوتند طوفان بھی
بم پھٹتے جا رہے ہیں دم بدم اب بے شمار
لوگ مرتے جا رہے ہیں اٹھ رہا ہے اب دھواں
جس طرف دیکھو خدائی آگ بھڑکی ہر کنار
”آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے
جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذو العجائب سے پیار“
”کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو“
مہدیٔ دوراں کو جھٹلایا ہے تم نے بار بار

(خواجہ عبدالمومن اوسلو۔ ناروے)

دعائے مغفرت

خاکسار کی بھابی محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ سابق صدر لجنہ اماء اللہ تیماپور اہلیہ مکرم سید محمود احمد صاحب عجب شیر صدر جماعت احمدیہ تیماپور کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 22.11.04 بروز سوموار پونے بارہ بجے دل کا شدید حملہ ہونے کے باعث وفات پا گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نیک ملنسار اور مرکزی نمائندوں کی خدمت کرنے والی خاتون تھیں اپنی بیماری کا لمبا عرصہ صبر و شکر سے گزارا۔ مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑا ہے جن میں سے ایک بیٹی شادی شدہ ہے۔

(سید وسیم احمد عجب شیر قادیان)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

امسال مرکزی ہدایات کے مطابق جماعت احمدیہ ممبئی کو تین بار جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ ۲؍اکتوبر ۲۰۰۴ء بعد نماز عصر مکرم ناصر احمد خان صاحب (سیکریٹری امور عامہ) کی صدارت میں الحق بلڈنگ میں کیا گیا۔ جناب غلام طیب صاحب کی تلاوت قرآن مجید اور اردو ترجمہ کے بعد جناب مبین خان صاحب نے نظم پڑھی بعدہٗ خاکسار نے ''رسول پاک گا انداز تربیت''، مکرم محمود احمد صاحب (صدر جماعت ممبئی) نے ''رسول پاکؐ کی صلہ رحمی''، جناب سید منور الدین ظہیر صاحب (سیکرٹری تحریک جدید نے ''حضور اکرمؐ کی فضیلت'' اور مبلغ سلسلہ انچارج ممبئی مکرم مولوی سید طفیل احمد شہباز صاحب نے حضور اکرمؐ کے عورتوں پر احسانات عنوان پر تقریر کی۔ اس کے بعد صدارتی خطاب میں صدر جلسہ جناب ناصر احمد خان صاحب نے چند نصائح کیں۔ اور دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ نماز مغرب وعشاء جمع ادا کی گئیں اور طعام کا انتظام مجلس خدام الاحمدیہ ممبئی کی طرف سے تھا۔ 50 کے قریب احباب وخواتین نے جلسہ میں شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو قبول فرمائے۔ آمین (پرویز احمد، سیکرٹری تعلیم وتربیت، ممبئی)

مورخہ ۲۹؍اگست ۲۰۰۴ کو دار التبلیغ جموں میں زیر صدارت مکرم اورنگ زیب صاحب راٹھر جلسہ سیرۃ النبیؐ شایان شان طریق سے ہوا تلاوت قرآن کریم مکرم علی محمد صاحب وانی نے کی جبکہ نظم مکرم احسان الحق صاحب نے سنائی بعدہ آنحضرت صلعم کا بہترین ''اسوہ حسنہ'' کے عنوان پر مکرم عبد الحق فانی صاحب نے تقریر کی خاکسار نے آنحضرت صلعم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر بالخصوص آنحضورؐ کی شفقت علی الخلق پر مکرم نوید احمد صاحب نے آنحضرتؐ کی سیرت کے بعض پہلوؤں پر تقریر کی۔ جلسہ کی تمام تقاریر کافی تعداد میں آئے ہوئے احباب نے پوری توجہ سے سماعت فرمائی جلسہ میں دو غیر از جماعت بھی شریک تھے۔ مکرم صدر مجلس کے اختتامی خطاب اور دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا آخر میں احباب کے درمیان شیرینی بھی تقسیم کی گئی۔ (عزیز احمد مبلغ سلسلہ جموں)

سونگڑہ میں جلسہ سیرۃ النبی صلعم وجلسہ تحریک جدید

مورخہ 10 اکتوبر کو مسجد احمدیہ سونگڑہ (اڑیسہ) میں خاکسار کی زیر صدارت جلسہ تحریک جدید کیا گیا جس میں مکرم سعید احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک مکرم سید نعیم احمد صاحب کی نظم کے بعد محترم ماسٹر سید انوار الدین احمد صاحب نے تحریک جدید کی غرض وغایت اور اس کے شیریں ثمرات کے عنوان پر تقریر کی۔ بعدہ عزیز شہزادہ عبد اللطیف مکرم سید سیف الدین صاحب مکرم سید انصار اللہ مسلم صاحب مکرم میر کمال الدین صاحب اور مکرم سید سہیل احمد صاحب طاہر نے علی الترتیب تحریک جدید کے مختلف عنوانات پر تقریر کی آخر میں خاکسار کے صدارتی خطاب و دعا کے بعد یہ جلسہ بخیر وخوبی ختم ہوا۔ تمام حاضرین مجلس کی چائے وبسکٹ سے تواضع کی گئی۔

مورخہ 26 ستمبر کو جماعت احمدیہ سونگڑہ کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ نہایت پر وقار ماحول میں کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی محترم ماسٹر سید انوار الدین احمد صاحب سیکرٹری وقف نو کی زیر صدارت شروع ہوئی مکرم شیخ عبد السعید صاحب کی تلاوت کلام پاک اور مکرم میر انور احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم سید سہیل احمد صاحب طاہر مکرم سید سیف الدین صاحب مکرم سید انصار اللہ مسلم صاحب مکرم میر کمال الدین صاحب مکرم میر عبد الرحیم صاحب صدر جماعت نے سیرت النبیؐ کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا۔ جلسہ کی کارروائی غیر از جماعت دوست کثیر تعداد میں سنتے رہے۔ آخر میں صدر اجلاس کے مختصر خطاب ودعا کے بعد جلسہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

(میر انوار احمد قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگڑہ)

سیتاپور میں نومبائعین کا خصوصی اجلاس

سرکل سیتاپور (یوپی) میں انصار اللہ لجنہ اماء اللہ وخدام الاحمدیہ کا ایک تربیتی اجلاس نومبائعین رکھا گیا جس میں کثیر تعداد میں انصار وخدام شریک ہوئے اور علاقہ بھر کے نو اخبارات نے ہمارے نظام کو اور اُس کی ذیلی تنظیموں کو کافی پسند کیا اور اس کے متعلق خبریں شائع کیں۔ (ظفر احمد گلبرگی سرکل انچارج سیتاپور)۔

سورب میں لجنہ اماء اللہ کا تربیتی اجلاس

مورخہ 23/9/04 کو لجنہ اماء اللہ سورب (کرناٹک) کے زیر اہتمام تربیتی اجلاس کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت محترمہ مسرت زریں صاحبہ نے کی۔ محترمہ رحمت النساء صاحبہ کی تلاوت قرآن اور خاکسارہ کے عہد نامہ دوہرانے کے بعد محترمہ ناظمہ کلیم صاحبہ مکرمہ ریحانہ مسعود صاحبہ مکرمہ سلطانہ ناصر صاحبہ نے علی الترتیب نظم نعت اور حدیث پڑھی اور مکرمہ حامدہ ناصر صاحبہ قادیان اور محترمہ بصیرہ بشیر صاحبہ محترمہ نصرت خلیل صاحبہ اور خاکسارہ نے تربیتی پہلوؤں پر تقاریر کیں جبکہ دوران تقاریر محترمہ وجیہہ بیگم صاحبہ اور چند ناصرات کی بچیوں نے نظم اور ترانہ پیش کیا۔

آخر میں صدر اجلاس کے خطاب ودعا کے ساتھ نہایت ہی خیر وخوبی کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔

نتیجہ امتحان دینی نصاب نومبائعین بھارت

نظارت اصلاح وارشاد قادیان کے شعبہ تربیت نومبائعین کی طرف سے بھارت کے ۱۴ صوبہ جات کے ۲۰۴۱ نومبائعین پہلی مرتبہ امتحان دینی نصاب میں شامل ہوئے ہیں۔ ان میں سے نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کے اسماء کی فہرست تفصیل درج ذیل ہے۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

نمبر شمار	نام صوبہ	تعداد نومبائعین امتحان دہندگان	پوزیشن
.1	پنجاب	459	اول مکرم کرم جیت صاحب ولد چھندر خان محروں۔ دوم مکرم شرف الدین صاحب ولد مکرم گلزار علی صاحب جمال پور۔ سوم مکرمہ نصرت جہاں صاحبہ گھڑکا
2	ہماچل	163	اول مکرمہ انجو صاحبہ تھٹھل۔ دوم مکرم فقیر الدین صاحب ولد مکرم فقیر محمد صاحب ملانگڑھ۔ سوم مکرم دیر حسین کھبلی۔
.3	ہریانہ	353	اول مکرم رئیس احمد صاحب ہتھلانہ۔ دوم مکرم محمد شریف خاں صاحب ولد مکرم علی شیر خان صاحب مہندر گڑھ لبی۔ سوم مکرم التجا بھٹی صاحب ولد مکرم شیر علی بھٹی صاحب جیند۔
4	بہار	10	اول مکرم تبریز عالم صاحب موتی ہاری۔ دوم مکرم سید عبد الحکیم شاہ صاحب راہی موتی ہاری۔ سوم مکرم سرفراز انصاری صاحب موتی ہاری۔
.5	اڑیسہ	31	اول مکرمہ شمسی چاندنی صاحبہ پچھمن کھونتھا۔ دوم مکرم شیخ شمیر الدین پسچم باڑھ۔ سوم مکرم عبد الکالو صاحب پچھمن کھونتھا۔
.6	کرناٹک	295	اول مکرمہ عارفی صاحبہ بنت کیسوراج صاحب کنال۔ دوم مکرمہ ریحانہ بی صاحبہ بنت مکرم ہندھو صاحب منولی۔ سوم مکرمہ نازیہ صاحبہ بنت مکرم غابان صاحب ارلکھ۔
.7	راجستھان	174	اول مکرم گھسیٹا خان صاحب سونکھ۔ دوم مکرم طیب حسین صاحب سونکھ سوم مکرم سلیم خاں صاحب سونکھ۔
8	اترانچل	15	اول مکرم حافظ حنیف احمد صاحب ولد نثار احمد صاحب اترانچل۔ دوم مکرم شہاب علی صاحب ولد مکرم الطاف علی صاحب اترانچل۔ سوم مکرمہ سائرہ صاحبہ اترانچل۔
.9	چھتیس گڑھ	12	اول مکرم محی الدین شاہ ولد مکرم ڈاکٹر ایس این شاہ صاحب چھتیس گڑھ۔ دوم مکرم محمد سلیمان احمد صاحب چھتیس گڑھ۔ سوم مکرم نور احمد صاحب چھتیس گڑھ۔
.10	آندھرا پردیش	82	اول مکرم شیخ کریم صاحب کریم نگر۔ دوم مکرم شیخ اکبر صاحب کریم نگر۔ سوم شیخ گورے میاں قائد مجلس ولد مکرم قاسم صاحب کریم نگر۔
.11	مہاراشٹر	68	اول مکرم شیخ مقصود صاحب بلار پور۔ دوم مکرم شیخ امیر صاحب ولد مکرم شیخ ہمزہ صاحب بلار پور۔ سوم مکرم منیر احمد صاحب ولد مکرم شیخ شبیر شاہ صاحب بلار پور۔
.12	گوا	13	اول مکرم بندے نواز صاحب چنچوڑا۔ دوم عزیزی رخسانہ صاحبہ چنچوڑ۔ سوم مکرم ابراہیم صاحب چنچوڑا۔
.13	گجرات	76	اول مکرمہ خیرہ بانو صاحبہ کارگو۔ دوم مکرم سجاد علی صاحب کارگو۔ سوم تبسم بانو صاحبہ بنت مکرم سراج خان صاحب احمد آباد۔
.14	بنگال	339	اول مکرم علاؤ الدین صاحب گنگارام پور۔ دوم مکرم ایس محمد داؤد علی صاحب کوکھونہ۔ سوم مکرم شمس الدین احمد صاحب گنگارام پور۔
	میزان	2014	

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری ان حقیر مساعی کو شرف قبولیت بخشے۔

(طاہرہ تسنیم، سیکرٹری تعلیم لجنہ اماء اللہ سورب)

مجلس انصاراللہ U.K. کے سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بابرکت شمولیت اور خطاب

اپنی اور اپنی نسلوں کی معاشرہ کے بداثرات سے حفاظت کی تلقین۔ مرکزی مجلس عاملہ سے لے کر زعامت تک کے تمام عہدیداران کو نظام وصیت میں شمولیت کی تحریک۔

مجلس انصاراللہ U.K. کا سالانہ روحانی و تربیتی اجتماع امسال اللہ تعالیٰ کے فضل سے بتاریخ 24-25 اور 26 ستمبر بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن منعقد ہوا۔

اجتماع کی تیاری کے لئے مکرم چوہدری رفیق احمد جاوید صاحب ناظم اعلیٰ اجتماع کی نگرانی میں ایک کمیٹی نے بڑی محنت سے جملہ انتظامات کئے۔

رجسٹریشن کا آغاز 24 ستمبر کو نماز جمعہ کے بعد شروع ہوگیا۔ پروگرام کا آغاز سات بجے شام تقریب پرچم کشائی سے ہوا۔ مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ U.K. نے لوائے احمدیت اور مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ U.K. نے مجلس انصاراللہ کا پرچم لہرایا۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب U.K. نے دعا کروائی۔

افتتاحی اجلاس جو تربیتی فورم پر مشتمل تھا سات بجے شام شروع ہوا۔ اجلاس کی صدارت مکرم امیر صاحب U.K. نے کی۔ اس اجلاس میں انصار کے علاوہ خدام اور اطفال بھی مدعو تھے۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور نظم سے ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم مرزا عبدالحق صاحب سابق صوبائی امیر پنجاب بھی مہمان خصوصی کے طور پر تشریف لائے تھے۔ آپ نے اپنے خطاب میں تربیت اولاد اور توکل علی اللہ کے موضوعات پر اظہار خیال کیا۔ یہ ایک مؤثر اور ایمان افروز خطاب تھا۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد انصاراللہ کی مجلس شوریٰ کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور عہد دہرانے سے ہوا۔ اس اجلاس کی صدارت صدر صاحب مجلس انصاراللہ U.K. نے کی۔ امسال دو تجاویز زیر غور تھیں۔ پہلی تجویز شعبہ تربیت کی نماز باجماعت سے متعلق اور دوسری بجٹ انصاراللہ 2005ء کی صورت میں تھی۔ ہر تجویز پر تفصیلی غور کے لئے سب کمیٹیاں ممبران کے مشورہ سے بنائی گئیں۔ سب کمیٹیوں کی رپورٹ پر بحث کے بعد یہ اجلاس رات ایک بجے اختتام پذیر ہوا۔

25 اور 26 ستمبر ہفتہ اور اتوار کے روز دن کا آغاز نماز تہجد، فجر، درس قرآن کریم اور درس حدیث سے ہوتا رہا۔ ہفتہ کی صبح انصاراللہ کے علمی مقابلہ جات ہوئے جو اگلے روز بھی جاری رہے۔ ان مقابلوں میں تلاوت قرآن کریم، نظم، فی البدیہہ تقاریر شامل تھیں۔

ہفتہ کے روز کا اہم پروگرام تبلیغ فورم تھا جو علمی مقابلہ جات کے بعد شروع ہوا۔ اس پروگرام کی صدارت مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے کی۔ مکرم شیخ رفیق احمد صاحب طاہر، قائد تبلیغ نے مختلف حوالوں سے تبلیغ کی اہمیت کو بیان کیا۔ مکرم مولانا عبدالغفار احمد صاحب مربی سلسلہ نے قرآن کریم کی روشنی میں تبلیغ کی اہمیت بیان کی۔ مکرم ابرار شاہ صاحب نومبایع نے اپنے قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان کئے۔ آخر پر مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد نے تبلیغ کے میدان میں دعا کی اہمیت کو اجاگر فرمایا۔

ہفتہ کے روز بارش کی وجہ سے کھیلوں کا پروگرام محدود کرنا پڑا۔ والی بال، کلائی پکڑنے اور رسہ کشی کے مقابلے طاہر ہال میں منعقد ہوئے۔ اتوار کو قریبی کالج گراؤنڈ میں فٹبال، والی بال، رسہ کشی، گولہ پھینکنے اور دوڑ کے مقابلے ہوئے۔ والی بال اور کلائی پکڑنے اور رسہ کشی کے فائنل مقابلے ڈیڑھ بجے بعد دوپہر طاہر ہال میں منعقد ہوئے۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت تشریف لاکر ان مقابلوں کو دیکھا اور محظوظ ہوئے۔ مقابلہ جات کے بعد حضور انور نے ازراہ شفقت انصار کے ساتھ کھانا تناول فرمایا۔

ہفتہ کے روز نماز ظہر و عصر کے بعد مکرم مرزا نصیر احمد صاحب، مبلغ سلسلہ نے ذکر حبیب کے موضوع پر ایک مؤثر تقریر فرمائی جس میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قربانیوں کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔

شام چھ بجے مختلف علمی تقاریر ہوئیں۔ اس نشست کی صدارت مکرم امیر صاحب U.K. نے کی۔ پہلی تقریر مکرم چوہدری وسیم احمد صاحب صدر مجلس انصاراللہ U.K. نے کی۔ آپ نے الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ و ثانیؓ کی روشنی میں انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ نیز گزشتہ سال کی رپورٹ کارگزاری بھی پیش کی۔

اس کے بعد مکرم اخلاق احمد صاحب انجم نے آنحضور ﷺ کی قوت قدسیہ پر مؤثر خطاب فرمایا۔ اس کے بعد مکرم ڈاکٹر نفیس حامد صاحب نے قوت قدسیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مکرم مرزا نصیر احمد صاحب نے برکات خلافت کے موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔ مکرم امیر صاحب نے اپنے خطاب میں برکات خلافت پر مزید روشنی ڈالی۔ آٹھ بجے یہ سیشن ختم ہوا اور نماز مغرب و عشاء کی ادائیگی کے بعد دوسرے دن کی کارروائی اختتام کو پہنچی۔

اتوار کو اختتامی اجلاس میں حضور انور ایدہ اللہ بنفس نفیس تشریف لائے۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد حضور انور نے انصار کا عہد دہرایا۔ نظم کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ U.K. نے اجتماع کی رپورٹ پیش کی جس کے بعد حضور انور نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اوّل آنے والوں کو انعامات عطا فرمائے۔ امسال حسن کارکردگی کے لحاظ سے حلقہ South West اوّل آیا۔ حضور نے قائم مقام ناظم ساؤتھ ویسٹ ریجن منور احمد صاحب کو علم انعامی عطا فرمایا۔ اوّل آنے والی مجلس انصاراللہ لیوٹن کے زعیم محترم عبدالسمیع صاحب کو بھی شیلڈ عطا فرمائی۔ اسی طرح امسال انصاراللہ چیریٹی واک میں جمع ہونے والی رقم میں سے مبلغ 35,500 پاؤنڈز کا چیک حضور انور نے محترم سید احمد یحییٰ صاحب چیئرمین ہیومینٹی فرسٹ کو عطا فرمایا۔

اس کے بعد حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ نے انصاراللہ سے خطاب فرمایا۔ آپ نے انصار کو ان کی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ یورپ کے مخصوص حالات میں اپنی اور اپنی نسلوں کی حفاظت کریں۔ اس کے لئے نمازوں اور مسجد سے تعلق، تعلیم القرآن اور وصیت جیسے عظیم نظام سے منسلک ہونا ضروری ہے۔ حضور انور نے مرکزی مجلس عاملہ سے لے کر زعامت لیول تک تمام عہدیداران کو وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہونے کی تحریک فرمائی۔ خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کروائی اور یہ نہایت بابرکت اجتماع بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ الحمدللہ علی ذٰلک۔

اجتماع کے دوران ڈاکٹروں کی ایک ٹیم موجود رہی۔ انصاراللہ کا میڈیکل چیک اپ بشمول بلڈ پریشر اور آئی ٹیسٹ ہوتا رہا۔

26 ستمبر 2004ء کو حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے خطبہ فرمودہ 24 ستمبر 2004ء کی روشنی میں قیادت تعلیم القرآن مجلس انصاراللہ نے ایک جائزہ فارم حاضرین میں تقسیم کیا۔ اس میں روزانہ تلاوت کرنے والے، ترجمہ کی صلاحیت رکھنے والے، گھروں میں تلاوت قرآن کریم کا جائزہ لیا گیا۔ اسی طرح حضور کے خطبہ محولہ بالا کی آڈیو کیسٹس بھی حاضرین میں تقسیم کی گئیں۔

جلسہ سالانہ 2004ء کے موقع پر حضور انور کے ارشاد بسلسلہ نظام وصیت کی روشنی میں اجتماع کے موقع پر حاضرین میں رسالہ "الوصیت" اور وصیت فارمز تقسیم کئے گئے۔

شعبہ ضیافت نے خدمت کے روایتی جذبہ سے مہمانوں کی خدمت کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مجلس انصاراللہ U.K. کی ان حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور اجتماع کے دوررس اور نیک اثرات پیدا فرمائے۔ آمین

جلسہ سالانہ پر آنے والے اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بقدر ضرورت ساتھ لاویں

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے جلسہ سالانہ قادیان امسال انشاء اللہ تعالیٰ 26,27,28 دسمبر 2004ء (اتوار، پیر، منگل) منعقد ہوگا۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اس کی دی ہوئی بشارتوں کے عین مطابق اس بابرکت جلسہ میں شرکت کرنے والوں کی تعداد ہر سال بڑھ رہی ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بابرکت روحانی اجتماع میں خلوص نیت کے ساتھ شامل ہونے والوں کیلئے جو دعائیں کی ہیں ہمارا ایمان اور پختہ یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ حاضرین جلسہ کو ان سے ضرور فیضیاب فرماتا ہے۔ ماہ دسمبر میں چونکہ بشمول پنجاب پورے شمالی خطہ میں شدید سردی کا موسم ہوتا ہے اس لئے جلسہ سالانہ پر آنے والوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنا سرمائی بستر یعنی لحاف، کمبل اور گرم پارچات وغیرہ اپنے ہمراہ لائیں۔ مگر ہر سال ہی یہ امر دیکھنے میں آتا ہے کہ اکثر مہمانان کرام انتظامیہ کو سرمائی لحاف مہیا کرنے کیلئے مجبور کرتے ہیں۔ جب کہ انتظامیہ کیلئے ہر مہمانان کرام انتظامیہ کو سرمائی لحاف مہیا کرنے کیلئے مجبور کرتے ہیں۔ جب کہ انتظامیہ کیلئے ہر مہمان کو سرمائی لحاف مہیا کرنا ممکن نہیں ہوتا اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے۔ ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں۔ جو زادراہ کی استطاعت رکھتے ہوں۔ اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں۔ خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے۔ اور اس کی راہ میں کوئی صعوبت ضائع نہیں جاتی"۔ (اشتہار 7 دسمبر 1892ء)

مہمانان کرام اس بات کا بھی خیال رکھیں کہ قادیان میں جلسہ سالانہ کے پاس اس قدر کمروں کا انتظام نہیں جو آنے والی ہر فیملی کو دیا جائے۔ مردوں اور عورتوں کیلئے الگ الگ رہائش کا زیادہ انتظام کیا جاتا ہے۔ لہٰذا اس سلسلہ میں بھی تعاون کرنے کی گزارش ہے۔ جملہ صدر صاحبان اور امراء اپنی جماعت سے زیادہ سے زیادہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کرکے اس کی برکات سے مستفیض ہونے کی پُرزور تحریک کریں۔

(مرزا وسیم احمد ناظر اعلیٰ قادیان)

وصایا

منظوری سے قبل وصایا اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15179: میں عامر احمد زاہد ولد محترم فرید احمد صاحب امروہی قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور-صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰رفروری ۰۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

خاکسار نے مورخہ ۰۲-۲-۱۶ کو فارم وصیت پُر کرتے وقت ایک سکیم کا ذکر کیا تھا۔ اب مَیں اُس سکیم کو ختم کر کے نئے سرے سے فارم وصیت پُر کر رہا ہوں۔ میری وصیت ماہ فروری ۰۲ء سے ہی جاری ہے خاکسار کے والدین بفضلہ تعالیٰ حیات ہیں کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ ۲۹۳۹/۸۰ روپئے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
انعام الحق قادیان	عامر احمد زاہد	جاوید اقبال اختر چیمہ

وصیت نمبر 15253: میں مظفر عالم ولد سید عاشق حسین صاحب مرحوم قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۰۱-۱۲-۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱-ایک مکان بمقام حانپور ملکی اور ایک مکان بھاگلپور میں آبائی جائیداد ہے جو ابھی ۹ بھائی اور دو بہنوں میں مشترک ہے جب بھی اس کی تقسیم عمل میں آئے گی اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دوں گا خسرہ نمبر ۴۱۷،۳۹۸/۳۶۱ ہے۔

۲-ذاتی زمین زرعی تقریباً ایک ایکڑ بمقام خانپور ملکی جس کا خسرہ نمبر ۲۹۲ جس کی قیمت تقریباً دو لاکھ روپیہ ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا ہوں۔

میں اِس وقت صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں۔ جہاں سے مجھے ماہوار-/۲۵۵۴ روپئے مع الاؤنس تنخواہ ملتی ہے۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ تا زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ نیز اگر آئندہ کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اُس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری وصیت یکم جنوری ۲۰۰۲ء سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
لطیف احمد خالد قادیان	مظفر عالم	محمد انور احمد قادیان

وصیت نمبر 15360: میں ٹی کے محمد (کنجو) ولد ٹی کے کنجالن حاجی مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ کسانی عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۶۰ء ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالا پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱-اراضی ایک ایکڑ ۵۳ سینٹ نمبر 63/1A کرولائی۔ قیمت اندازاً -/650000 روپئے۔ جس میں -/۸۰۰۰۰ روپئے قرض ہے۔

۲-اراضی ۱۰ سینٹ نمبر 153/1A2 کرولائی قیمت اندازاً -/۲۰۰۰۰ روپئے والدین وفات پا چکے ہیں۔ ان کی جائیداد سے جو حصہ ملا ہے۔ اس رقم سے مندرجہ بالا زمین خریدی گئی ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی ذاتی جائیداد نہیں ہے۔

میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہانہ -/۵۰۰۰ روپئے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
وسیم احمد صدیقی قادیان	ٹی کے محمد (کنجو)	ٹی کے محمود معلم سلسلہ کرولائی

وصیت نمبر 15361: میں کے احمد رشید ولد کے راین مصلیار قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر ۵۱ سال پیدائشی احمدی ساکن کرولائی ڈاکخانہ کرولائی ضلع مالا پورم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۰۴-۸-۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱-اراضی ۲۵ سینٹ ومکان رہائشی نمبر 2/556 کرولائی قیمت اندازاً -/۴۰۰۰۰۰ روپئے اس کے علاوہ میری کوئی ذاتی جائیداد نہیں ہے۔

والدہ کی جائیداد ابھی مشترکہ ہے والدہ صاحبہ حیات ہیں۔ والد صاحب وفات پا چکے ہیں۔ ان کی جائیداد کا حصہ مل چکا ہے۔ جو اوّل الذکر جائیداد میں شامل ہے۔

میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ -/۲۰۰۰ روپئے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
وسیم احمد صدیقی کرولائی	کے احمد رشید	ٹی کے محمود معلم سلسلہ کرولائی

وصیت نمبر 15362: میں نصرت جہاں بیگم زوجہ جے ایچ ناصر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن فورٹ کوچین ڈاکخانہ فورٹ کوچین ضلع ایرناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۰۴-۸-۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱-طلائی کنگن ۲۷ گرام ۵۳۰ ملی گرام -/۱۴۴۵۰-۲-انگوٹھی ۵ گرام ۳۵۰ ملی گرام -/۲۸۰۰-۳-بالی ۵ گرام ۶۱۰ ملی گرام -/۲۹۵۰ کُل میزان -/۲۰۲۰۰ روپئے۔

زیور طلائی کل ۳۸ گرام ۴۹۰ ملی گرام ہے جس کی قیمت -/۲۰۲۰۰ ہے حق مہر -/۳۰۰۰ وصول ہو چکا ہے۔

میرا گزارہ آمد از جائیداد جیب خرچ -/۳۰۰ روپئے ہے۔

مَیں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
محمد اسماعیل ایلی فورٹ کوچین	نصرت جہاں بیگم	کے اے اقبال کوچین

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI ®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

منقولات

”مشرف کی وردی کی مخالفت قرآن کی مخالفت“

”وردی مقدس ہے اس کی توہین قرآن کی توہین ہے“

پاکستان کی وفاقی کابینہ سینیٹ میں متحدہ قومی موومنٹ کے سینٹر عباس لمسیلی کا بیان

پاکستان کی وفاقی کابینہ سینیٹ میں جمعہ کو صدر جنرل پرویز مشرف کے دو عہدے رکھنے سے متعلق بل پر بحث کے دوران اس وقت ہنگامہ ہو گیا جب حکومت کے حامی ایک سینیٹر نے کہا کہ پیغمبر اسلام اور خلفائے راشدین نے بھی دو عہدے رکھے تھے اور وردی کی مخالفت قرآن کی مخالف ہوگی۔ حکومت کے حامی اور متحدہ قومی موومنٹ کے سنیٹر عباس لمسیلی نے کہا کہ پیغمبر اسلام اور خلفاء نے بھی سربراہ حکومت اور افوج کے سپہ سالار کے دونوں عہدے ایک وقت میں اپنے پاس رکھے تھے لہٰذا صدر جنرل پرویز مشرف کے دو عہدے رکھنے پر کسی کو اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔ ان کے بیان پر حزب اختلاف کے اراکین نے سخت احتجاج کیا ”نونو“ اور ”شیم شیم“ کے نعرے بھی لگائے۔ متحدہ مجلس عمل کے سنیٹر مولانا راحت حسین نے عباس لمسیلی پر توہین رسالت کا الزام لگایا۔ عباس لمسیلی کی بات پر حکومت کے حامی اراکین ڈیسک بجا کر خوشی کا اظہار کرتے رہے۔ عباس لمسیلی نے حزب مخالف کو چیلنج کیا کہ قرآن کی کوئی آیت یا کوئی حدیث پیش کریں جس میں سربراہ حکومت اور سپہ سالار کے دو عہدے ایک شخص کے پاس ہونے کی ممانعت ہو۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ وردی مقدس ہے اور اس کی توہین قرآن کی توہین ہے، وردی کی مخالفت جہاد کی مخالفت ہے۔ عباس لمسیلی نے کہا کہ ہر نوجوان کو وردی پہننی چاہئے تاکہ جہاد اور فساد میں فرق رہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں ایسا کون سیاستدان ہے جس نے فوجی وردی کا طواف نہیں کیا۔ اس پر عوامی نیشنل پارٹی کے رہنما اسفند یار ولی کھڑے ہو گئے اور احتجاج کیا۔ عباس لمسیلی نے کہا کہ ۳۱ دسمبر ۲۰۰۴ء تک وردی کو جائز اور حلال قرار دیا گیا ہے تو بعد میں یہ وردی صدر مشرف کیلئے کیوں حرام ہے؟ حزب مخالف کے سینیٹر پروفیسر خورشید نے اپنی تقریر میں صدر مشرف کے بیانات اور ایس ایم ظفر کی کتاب جس میں حکومت اور مجلس عمل کے فوجی وردی کے متعلق معاہدے اور مذاکرات کی تفصیلات کا ذکر ہے، اس کے حوالے دیئے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اکتیس دسمبر تک صدر مشرف نے معاہدے کے مطابق وردی نہیں اُتاری تو مجلس عمل سترویں آئینی ترمیمی بل کو بھی تسلیم کرے گی۔ ان کا موقف تھا کہ ۳۱ دسمبر کے بعد دو عہدے رکھنے کیلئے ”ایکٹ آف پارلیمنٹ“ نہیں بلکہ آئینی ترمیم کی ضرورت ہے۔ انہوں نے حکومت پر آئین کی خلاف ورزی کا الزام عائد کرتے ہوئے کہا کہ یہ بل پیش کرنا ہی آئین سے غداری کے برابر ہے۔ انہوں نے کہا صدر نے قوم سے وردی اتارنے کا وعدہ کیا تھا اور قرآن کے مطابق وعدہ خلافی کرنا جرم ہے جس کی سزا خدا ضرور دیتا ہے۔ صدر کی وردی کے متعلق بل پر بحث جاری تھی کہ حزب مخالف کے سینیٹر رضا ربانی نے کورم کی نشاندہی کردی۔ اس وقت ایوان میں بہت کم تعداد میں ارکان موجود تھے جس پر چیئرمین سینیٹ نے گنتی کرائے بغیر اجلاس کی کارروائی سنیچر کی صبح دس بجے تک ملتوی کردی۔ عام طور پر سنیچر کے روز اجلاس نہیں بلایا جاتا لیکن حکومت کی حکمت عملی سے عندیہ ملتا ہے کہ وہ سنیچر کو سینیٹ سے یہ بل منظور کرانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ قومی اسمبلی، صدر کے دو عہدوں کا بل پہلے ہی پاس کر چکی ہے۔ سینیٹ کی منظوری کے بعد جیسے ہی صدر جنرل پرویز مشرف اس بل پر دستخط کریں گے تو یہ قانون بن جائے گا اور اکتیس دسمبر کے بعد جب تک وہ صدر مملکت ہیں اس وقت تک فوجی وردی میں رہنے کے مجاز ہو جائیں گے۔ (’روشنی‘ سرینگر ۳۱ اکتوبر ۰۴ء)

عراق نامہ

عراق میں دہشت و بربریت کا ننگا ناچ

☆امریکی بمباری سے ایک لاکھ سے زائد افراد کی موت☆ بے شمار یتیم و بیوائیں آہیں بھر رہی ہیں

☆ہسپتالوں میں زخمیوں کیلئے علاج کی سہولتیں ندارد☆ گھروں اور رہائشی علاقوں کی مسماری کا سلسلہ جاری

ایک جاری عمل جو خدا جانے کب تک جاری رہے گا

عراق میں موت کا ننگا ناچ جاری ہے۔ ہر روز بے شمار گھر برباد ہوتے ہیں۔ ہزاروں عورتیں بیوہ اور بے شمار بچے یتیم ہوتے ہیں۔ یہ سنسنی خیز انکشاف امریکی محققین کے اس مطالعہ سے سامنے آیا جس میں کہا گیا ہے کہ امریکی قیادت میں گذشتہ برس عراق پر ہوئے حملے کے بعد سے اب تک تقریباً ایک لاکھ افراد مر چکے ہیں۔ امریکی ماہرین کے اس مطالعہ کے مطابق گذشتہ ۱۸ ماہ سے عراق میں دہشت گردانہ تشدد اور شہروں قصبوں میں غیر ملکی افواج کے ہوائی حملوں میں ایک لاکھ سے زائد افراد مارے گئے ہیں۔ جان ہاپکنس بلمبرگ سکول آف پبلک ہیلتھ کے لاسینٹ میڈیکل جرنل میں شائع ایک رپورٹ میں لی رابرٹس کا کہنا ہے کہ ”ہمارا اندازہ ہے کہ عراقی جنگ میں گذشتہ ۱۸ ماہ کے دوران ایک لاکھ یا اس سے زائد افراد مارے گئے ہیں“۔ انہوں نے رائٹر کو بتایا کہ جن علاقوں میں ہوائی حملے ہوئے ہیں۔ وہاں مردوں کے علاوہ کافی تعداد میں عورتوں اور بچے بھی مارے گئے ہیں۔ عراق میں گوکہ جنگ سے پہلے اقوام متحدہ کی طرف سے دواؤں اور خوراک پر لگائی گئی پابندیوں کی وجہ سے عراقی شہریوں کی اموات کے اعداد و شمار چونکانے والے تھے۔ لیکن امریکی جنگ کے بعد اس میں جو اضافہ ہوا ہے وہ بہت خوفناک ہے۔ جرنل میں شائع رپورٹ کے اعداد و شمار عراق میں گذشتہ ستمبر میں کرائے گئے ایک سروے کی بنیاد پر دیئے گئے ہیں۔ میڈیا اور دوسرے ذرائع سے موصولہ اطلاعات کی بنیاد پر جو اعداد و شمار تیار کئے گئے تھے اس کے مطابق عراق میں تقریباً ۱۶ ہزار ۵۳ شہری اور ۶ ہزار ۳۷۰ فوجی مارے گئے تھے۔ پنٹاگن کی اطلاع کے مطابق ۸۴۹ امریکی فوجی اور ۲۵۸ دوسرے فوجی عراق میں جاری تشدد میں مارے گئے۔ مطالعہ کرنے والوں نے اموات کے اعداد و شمار میں اضافہ کیلئے ہوائی حملوں کو ذمہ دار قرار دیا ہے۔ مطالعہ میں مسٹر رابرٹس کے ساتھی گلبرٹ کا کہنا ہے کہ امریکی فوجی کارروائی نے عراقی شہریوں کو بے رحمی سے موت کے منہ میں دھکیل دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں یہ امید نہیں تھی کہ عراق میں اتنی بڑی تعداد میں بے گناہ افراد مارے جا چکے ہیں۔

بھارت انسانی اعضاء کی تجارت کا بڑا مرکز بن گیا

یو این آئی کی ایک خبر کے مطابق بھارت انسانی اعضاء کی غیر قانونی تجارت کا ایک بڑا مرکز بن گیا ہے کیونکہ قوانین کی بھرمار کے سبب اعضاء کے بینک وجود میں نہیں آپا رہے ہیں صرف گردوں کی غیر قانونی تجارت 40 کروڑ روپے کی ہے۔ ملک میں اعضاء کی پیوندکاری سے متعلق ایک مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ قوانین کی بھرمار کے سبب مُردوں کے اعضاء حاصل کرنا مشکل ہے اور اس کے نتیجہ میں غریب اور میٹروپولیٹن شہروں کی گندی بستیاں اعضاء کے فارم بنتی جارہی ہیں کیونکہ دو وقت کی روٹی تک کو ترسنے والے لوگ اعضاء کی فروخت کو ایک منافع بخش دھندہ تصور کرتے ہیں۔ انسانی اعضاء کی پیوندکاری کا ایکٹ 1994 میں اس لئے بنا تھا کہ اعضاء کی غیر قانونی تجارت کو روکا جائے اور موت کے بعد رضاکارانہ طور پر اعضاء عطیہ دینے کا چلن عام کیا جائے۔ عالمی ادارہ صحت نے 1991ء میں جو رہنما خطوط جاری کئے تھے ان کا مقصد یہی تھا لیکن مطالعہ سے پتہ چلا ہے کہ اس قانون کی کئی دفعات اس مقصد کو ہی فوت کر دیتی ہیں۔

ہر سال اوسطاً 60,000 لوگ سڑک حادثات میں فوت ہوا کرتے ہیں۔ ان میں سے 20,000 کی دماغی موت ہوتی ہے۔ ان کے اعضاء نکال کر ملک میں ایک اچھا اعضاء بینک تیار کیا جا سکتا ہے اس سے اعضاء کی غیر قانونی تجارت میں بہت حد تک کمی آجائے گی۔ حالات اس صورت میں بہتر ہو سکتے ہیں کہ ڈاکٹروں کے لئے یہ لازم قرار دیا جائے کہ وہ دماغی موت مرنے والے کے وارثین سے اعضاء نکالنے کی اجازت طلب کریں۔ بھارت میں فی الحال تقریباً ایک لاکھ لوگوں کو گردہ کی پیوندکاری کی ضرورت ہوا کرتی ہے اور ان میں سے صرف چھ فیصد کو گردہ مل پاتا ہے نتیجتاً اس کی غیر قانونی تجارت عروج پر ہے تیسری دنیا کے دیگر ممالک کی صورتحال بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔

عراق کے بعد ایران کا نمبر سرفہرست ہے

امریکہ دور حاضر کی سب سے بڑی طاقت ہے مگر اس طاقت کا استحکام قدرتی وسائل پر منحصر ہے۔ اور یہ دولت اللہ نے مسلم ممالک کے حصے میں قدرے زیادہ رکھ دی ہے۔ ترکستان، ازبکستان، کرگستان وغیرہ ممالک کے قدرتی وسائل جس میں گیس اور پٹرول شامل ہیں قبضہ کرنا امریکہ کے مفاد کا لازمی جز بن گیا ہے۔ لہٰذا افغانستان اور پاکستان میں پائپ لائن بچھا کر خلیج کے ذریعہ اس قیمتی وسائل پر ڈاکہ ڈالا جا سکتا تھا مگر طالبان اس مقصد کو پورا ہونے میں روڑے اٹکانے لگے اس لئے افغانستان پر قبضہ کرنا ضروری سمجھا گیا۔ اس کام میں لاکھوں ٹن بارود افغانستان پر آسمان سے برسا کر ہزاروں انسانوں کا خون بہا کر اپنے مفادات کا راستہ صاف کیا گیا۔ اس کے بعد عراق کی دولت سمیٹنے کا نمبر آیا اور صدام حسین کی سلطنت کو ختم کرنے کیلئے معصوم شہریوں پر بمباری کی گئی۔ بوسنیا کوسووا کا حال بھی سب کے سامنے ہے مگر یہ ظلم کہاں ہے۔ یہ تو اپنے مفادات کے حصول کا جائز طریقہ ہے جس کو امریکہ اور یورپی ممالک اپنا حق سمجھ کر دنیا کو طاقت کی زبان میں سمجھا رہے ہیں۔

فلسطینی عوام کو مقبوضہ علاقوں سے بے دخل کیا گیا اور مستقل ان کی بستیوں پر آگ برسائی جارہی ہے، ان کی آبادیوں میں ٹینک گھوم گھوم کر بستیوں کو اجاڑ رہے ہیں۔ خطۂ عرب اور اس سے ملحق سلطنتوں کی نگرانی کرنے اور حملہ بولنے کیلئے اسرائیل کو زیادہ سے زیادہ مسلح اور طاقتور بنایا جارہا ہے۔ عراق کے بعد ایران کا نمبر سرفہرست ہے اور اس کی تنصیبات تباہ کرنے کیلئے امریکہ نے ۳۰۰ ملین ڈالر قیمت کے ۵۰۰ بنکر بسٹر اسرائیل کو مفت دیئے ہیں۔ (راشٹریہ سہارا دہلی 10.10.04)

بقیہ: رپورٹ دورہ حضور انور ایدہ اللہ
از صفحہ نمبر ۱۲

حضور انور نے فرمایا کہ جس خاوند کا بیوی سے سلوک ٹھیک نہیں تو اس کا ذمہ اس کے سر ہے وہ بھی پوچھے جائیں گے لیکن اگر تم ضد میں آکر گھر کے ماحول کو گندہ کر رہی ہو تو اس کی ذمہ داری تم پر ہے۔ تمہیں اللہ نے حکم دیا ہے کہ تم اس وقت تک ایمان میں ترقی کروگی جب ان خصوصیات کی حامل ہوگی، ان خصوصیات کو کیسے حاصل کیا جائے؟ توبہ کے ذریعہ، عبادت کی طرف توجہ کر کے اور روزے رکھ کر۔ دلوں کی تسکین کے لئے اللہ کا ذکر ضروری ہے۔ اس کے ساتھ ہی توبہ کرے۔

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں:

"توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے۔ جب قدموں پر کھڑا ہوں گے تو عبادت کر سکیں گے۔ استغفار کو توبہ پر تقدم حاصل ہے۔ جب استغفار کرو گے تو توبہ کی توفیق ملے گی، طاقت ملے گی۔ استغفار سے اللہ توبہ قبول کرے گا پھر آپ اُس مقام پر کھڑی ہو گی جو مومن کا مقام ہے۔ پھر آپ اپنی نسلوں کی حفاظت کرنے والی ہوں گی اور عبادت کرنے والی ہوں گی۔ بہترین عبادت نماز ہے، نوافل ہیں۔ جب آپ نمازیں وقت پر اور نوافل توجہ سے ادا کریں گی تو اللہ تعالیٰ ان نمازوں اور نوافل کی وجہ سے ان گھروں کو برکت سے بھر دے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مدد کرے گا، آپ کی ذات کی حفاظت کرے گا۔ ہر شیطانی حملے سے محفوظ رکھے گا۔ پھر آپ کے نمونہ سے آپ کی اولادیں بھی عبادت کی طرف توجہ کرنے والی ہوں گی۔ اولادوں میں بھی نمازی، عبادتگزار پیدا ہو رہے ہوں گے اور خاوندوں کے گھروں کی آپ تب ہی حفاظت کر رہی ہوں گی۔

حضور نے فرمایا: روزہ بھی عبادت کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کے لئے ہے۔ جب آپ یہ اعلیٰ معیار حاصل کریں گے تو کوئی انگلی یہ کہہ کر آپ کی طرف نہیں اٹھے گی کہ آپ مومن نہیں۔ کوئی انگلی یہ کہہ کر آپ کی طرف نہیں اٹھے گی کہ آپ فرمانبردار نہیں یا خاوندوں کے گھر کی حفاظت کرنے والی نہیں۔ اس لئے خاوند کا فرمانبردار رہنا ہے کیونکہ خدا کا حکم ہے۔ پس ہر احمدی عورت کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ وہ اس صفات کی حامل ہو۔

اولاد کی تربیت اس ماحول میں بہت ضروری ہے۔ بچوں کی تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ان کو اپنا دوست بنائیں اور ان سے عزت سے پیش آئیں اور مائیں اس میں اہم کردار ادا کر سکتی ہیں۔ ایک عمر کے بعد Tean Age میں بچوں میں خاص طور پر لڑکوں میں اپنی عزت کا احساس پیدا ہو جاتا ہے، اُن کی عزت کا خیال رکھنا چاہئے۔

آنحضرت ﷺ نے آج سے چودہ سو سال پہلے فرما دیا تھا کہ: "اپنے بچوں سے عزت سے پیش آؤ اور ان کی اچھی تربیت کرو"۔

جب ان سے والدین عزت سے پیش آئیں گے تو ان کا اور زیادہ قریب تعلق آپ سے پیدا ہوگا، اس لئے انہیں دوست بنائیں اور پھر دوستانہ رنگ میں تربیت کی طرف توجہ دلائیں۔ نرمی سے سمجھا کر لغو فلمیں اور ڈرامے دیکھنے سے روکیں گے تو رک جائیں گے۔ سختی کریں گے تو بگڑ جائیں گے۔ یہاں ایسے پروگرام ٹی وی پر آتے ہیں، دیکھنے والے بتاتے ہیں، جو بچوں کو ہی نہیں بلکہ ایک احمدی کو بھی نہیں دیکھنے چاہئیں۔

حضور نے فرمایا کہ ابرار کو اللہ نے ابرار اس لئے کہا ہے کہ انہوں نے اپنے والدین کے ساتھ نیک سلوک کیا۔ حضور نے فرمایا کہ ایک احمدی ماں باپ کو ابرار بننا چاہئے کہ وہ اپنے بچوں سے نیک سلوک کریں، اپنے والدین سے نیک سلوک کریں۔ خاوند بیویوں کے والدین سے اور بیویاں خاوندوں کے والدین سے نیک سلوک کریں، بچوں کے حقوق ادا کریں، بچے آپ کے حقوق تبھی ادا کریں گے۔ جب آپ والدین کے حقوق ادا کرنے والے ہوں گے یہ بھی ایک خاموش تربیت ہوگی جو والدین بچوں کی کرتے ہیں۔ بعض دفعہ بچے اپنے والدین کے سلوک کی وجہ سے گھروں سے نکل جاتے ہیں اور جماعت سے کٹ جاتے ہیں، بگڑ جاتے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آدمی اپنے دوست کے زیر اثر ہوتا ہے۔ اس لئے خیال رکھنا چاہئے کہ آدمی دوست کیسے بنا رہا ہے۔ اس لئے ایسی سہیلیاں بنائیں جن کے گھروں میں لڑائی نہ ہوتی ہو۔

مرد بھی بعض اوقات اپنے گھروں پر توجہ نہیں دیتے۔ جائزہ لیں، دیکھیں تو پتہ چلتا ہے کہ باوجود عقل رکھنے کے انہوں نے ایسے دوست بنائے ہوتے ہیں جو گھروں سے غافل ہوتے ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ سوچ سمجھ کر دوست بناؤ یہ صرف بڑوں کے لئے نہیں ہے بلکہ بچوں کے لئے بھی ہدایت ہے۔ والدین بھی اپنے بچوں کی نگرانی کریں کہ ان کے دوست کیسے ہیں۔ اس مغربی ماحول میں خاص طور پر اس بات کی ضرورت ہے۔ بہت سی مثالیں ایسی ہیں کہ لڑکی یا لڑکا گھر سے چلے گئے، اپنی مرضی کی شادیاں کر لیں۔ TV انٹرنیٹ پر فلمیں دیکھی جاتی ہیں۔ اس پر نظر رکھیں۔ جو لڑکے یا لڑکیاں عقل کی عمر کو پہنچ گئے ہیں ان کی دوستیوں کی طرف بھی والدین توجہ دیں۔

حضور نے فرمایا: ایک روایت میں ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: "اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے"۔

یہاں باپ کا ذکر ہے لیکن ماں بھی اس میں شامل ہے۔ جیسے ماں گھر کی نگران ہے نگران کا فرض ہے کہ اسے ہر بات کا علم ہونا چاہئے۔ یہاں میں یہ کہوں گا کہ کہ تربیت کرتے ہوئے سختی نہیں کرنی چاہئے۔ بچپن سے اگر نماز کی عادت ڈالیں گے، مشن ہاؤس آنے کی عادت ڈالیں گے تو پھر انہیں عادت پڑ جائے گی۔ آپ کو زیادہ تردد نہیں کرنا پڑے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب بچہ سات سال کا ہو جائے تو نماز کا کہو۔ دس سال کا ہو جائے تو سختی سے نماز پڑھاؤ اور ان کے بستر الگ الگ بچھاؤ۔

سختی یہ ہے کہ بار بار کہتے چلے جاؤ۔ سختی سے یہ مراد نہیں کہ مارنا شروع کر دو۔ مستقل مزاجی سے جب کہو گے تو اللہ کے فضل سے بچے پر اس کا اثر ہوگا۔ پیار محبت سے ان میں اللہ کی محبت پیدا کرو۔ ایک دفعہ جب محبت پیدا ہو جائے تو کوئی اس کو نکال نہیں سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: "زیادہ سختی کرنا، مارنا، بچوں کو ایک قسم کا شرک ہے"۔

اللہ کرے کہ آپ سب توبہ کرنے والی، عبادتگزار، خاوندوں کی فرمانبردار، گھروں کی حفاظت کرنے والی، اولادوں کی تربیت کرنے والی اور اپنے مقام کو سمجھنے والی ہوں۔

اس کے بعد حضور انور نے حضرت مسیح موعودؑ کے اقتباسات پیش فرمائے جن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ اختیار کرنے، قومی تفاخر، ہنسی، ٹھٹھہ اور تمسخر سے بچنے، زکوٰۃ کی ادائیگی، خاوندوں کی اطاعت کرنے، اسراف سے بچنے اور خیانت، الزام تراشی، عیب جوئی سے اعراض کرنے کے بارہ میں نصائح فرمائی ہیں۔

خطاب کے آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ:

اللہ تعالیٰ ہر احمدی عورت کو اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اپنی اولاد کی نیک تربیت کرنے والی اور حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات پر عمل کرنے والی ہوں تا کہ تقویٰ نہ صرف ان میں بلکہ ان کی اولادوں میں بھی پیدا ہو جائے۔ آمین

آخر پر حضور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد یہ اجلاس ختم ہوا۔ اس کے بعد دو بجے حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

شام ساڑھے چھ بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو آٹھ بجے تک جاری رہیں۔ جماعت بلجیم کی مختلف جماعتوں کی 38 فیملیز کے 160 افراد نے حضور انور سے ملاقات کی سعادت حاصل کی اور تصاویر بنوائیں۔

ملاقاتوں کے بعد حضور انور مردانہ جلسہ گاہ تشریف لے گئے جہاں وقف نو بچوں کے ساتھ کلاس کا انعقاد ہوا۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ دس سال سے اوپر کتنے بچے شامل ہیں تو اس پر چند بچوں اور بچیوں نے اپنے ہاتھ کھڑے کئے۔

عزیزم عقیل احمد نے تلاوت قرآن کریم کی جس کا اردو ترجمہ عزیزم سلمان احمد نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزم سعید احمد نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام:

"اسلام سے نہ بھاگو راہ ھدیٰ یہی ہے"۔

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ نظم کے بعد حضور انور نے بچوں سے پوچھا کیا اس نظم کی آپ کو سمجھ آئی ہے۔ حضور نے بچوں سے مختلف الفاظ کے معانی بھی دریافت فرمائے۔

اس کے بعد عزیزہ رمیزہ نصیر نے "آنحضور ﷺ کی شجاعت" کے عنوان پر تقریر کی۔ حضور انور نے اس تقریر کے مضمون پر بھی بچوں سے سوالات کئے اور بچوں کو ہدایت فرمائی کہ غور سے سنا کرو تا کہ پتہ ہو کہ کیا کہا جا رہا ہے۔

اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عربی قصیدہ

'يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ'

عزیزہ منصرہ، عزیزہ عائشہ اور عزیزہ غزالہ نے کورس کی شکل میں ترنم کے ساتھ پڑھا اور عزیزم اسامہ کریم نے اس کا ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ فریحہ ثناء نے "سچ کی اہمیت" پر تقریر کی۔ حضور انور نے بچوں سے مختلف سوالات کئے اور دریافت فرمایا کہ اس تقریر میں کیا مضمون بیان ہوا ہے۔

اس تقریر کے بعد عزیزہ سعدیہ، صباحت احسان اور عاصمہ بشارت نے گروپ کی شکل میں نعت۔

"بدرگاہ ذی شان خیر الانام"

پڑھی۔ اس نعت کے پڑھنے کے بعد حضور نے فرمایا:

ماشاء اللہ آپ سب نظمیں پڑھنے والوں کی آوازیں بہت اچھی ہیں۔

بعد ازاں عزیزہ شمائلہ نعیم شاہین نے ملک بلجیم کا تعارف پیش کیا۔ اس کلاس کے آخری پروگرام میں "بلجیم کی سیر" کے عنوان کے تحت عزیزم نعمان احمد نے فرنچ زبان میں تین مقامات، منی یورپ، ایٹومیئم اور واٹرلُو کا تعارف تصاویر اور نقشہ جات کے ذریعہ کروایا۔ حضور انور ایدہ اللہ نے خود از راہ شفقت اردو زبان میں ان مقامات کا تعارف کروایا۔

آخر پر حضور انور نے تمام بچوں اور بچیوں میں تحائف تقسیم فرمائے۔ 8:40 پر یہ پروگرام ختم ہوا۔ اس کے بعد حضور انور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

❀❀❀❀❀

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذ بك من شرورھم۔

قارئین توجہ فرمائیں

اخبار بدر کی خریداری و مالی معاملات کے ضمن میں خط و کتابت مینجر بدر کے نام کریں اور مضامین، رپورٹیں، اعلانات وغیرہ ایڈیٹر بدر کے نام روانہ کریں.

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)
Vol : 53 Tuesday 23 Nov. 2004 Issue No.47

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
: 40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ یورپ کی بعض جھلکیاں

اگر اولاد کی نیک تربیت کرو گی تو تمہاری اولاد بھی اس وجہ سے جنت کو حاصل کرنے والی ہو گی

اولاد کی تربیت اس ماحول میں بہت ضروری ہے

احمدی ماں باپ کو ابرار بننا چاہئے۔ وہ اپنے بچوں سے، والدین سے، عزیز و اقارب سے حسن سلوک کریں

بیلجئم کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ کا مستورات سے خطاب اور ملاقاتیں، وقف نو بچوں کی کلاس میں شمولیت

سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ بیلجیم کے دوران 11 ستمبر 2004، بروز ہفتہ لجنہ اماء اللہ کے اجلاس سے جو خطاب فرمایا اور اس کے بعد واقفین نو بچوں کی کلاس لی اس کا خلاصہ ذیل میں درج کیا جا رہا ہے

دوپہر ایک بجے حضور انور لجنہ اماء اللہ سے خطاب کے لئے لجنہ کی جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ جونہی حضور انور لجنہ کی مارکی میں داخل ہوئے مستورات نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ بچیوں نے کورس کی شکل میں ترنم کے ساتھ ایک استقبالیہ نظم پڑھی جس کا پہلا شعر درج ذیل ہے۔

جانِ عالم، سیّدی، اھلاً وسھلاً مرحبا   یا حبیبی، مرشدی، اھلاً وسھلاً مرحبا

اس کے بعد باقاعدہ لجنہ کے اس اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا۔ اس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منظوم کلام ”حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی“ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا گیا۔

1:20 پر حضور انور ایدہ اللہ نے لجنہ سے خطاب فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطاب ٹیلیفون رابطہ کے ذریعہ MTA پر Live نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے اسلامی معاشرہ میں عورت کو جو مقام دیا ہے اور اگر وہ نیک ہو، اللہ کے احکام پر عمل کرنے والی ہو، عبادت گزار ہو، بچوں کی نیک تربیت کرنے والی ہو تو اللہ کے رسول نے فرمایا ہے کہ ایسی عورتوں کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ جنت یونہی حاصل نہیں ہو جاتی، اس کے لئے بڑی شرطیں پوری کرنی پڑتی ہیں، بڑے اعمال بجالانے پڑتے ہیں، بڑے مجاہدے کرنے پڑتے ہیں۔ لیکن عورت کو یہ مقام دیا کہ نیک اعمال بجالا کر تم خود جنت میں جاؤ گی لیکن اگر اولاد کی نیک تربیت کرو گی تو تمہاری اولاد بھی اس وجہ سے جنت کو حاصل کرنے والی ہوگی۔ جنت ایک ایسا مقام ہے جس میں مرنے کے بعد بھی ایسے لوگ داخل ہوں گے جو مومنین ہوں، نیک اعمال بجالانے والے ہوں، مومنات ہوں، خدا سے ڈرنے والے ہوں، صبر کرنے والے ہوں اور وہ لوگ جو نیکیوں میں بڑھنے والے ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ ان خصوصیات کی حامل آپ تبھی ہوں گی جب اللہ کے تمام احکامات جو بیان کئے گئے ہیں ان پر اُن شرطوں کے ساتھ عمل کرنے والی ہوں گی جو خدا نے بیان کی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا کا دیدار نصیب ہوگا۔ کیا ہی خوش قسمت ہیں جو خدا کے راستہ پر چل کر نہ صرف اپنے لئے جنت کے رستے تیار کرتے ہیں بلکہ اپنی نیک تربیت کے ذریعہ اپنی اولادوں کو بھی اس راستہ پر چلا رہی ہیں۔ ایسی نیک تربیت کرنے والیوں اور نیک اعمال بجالانے والیوں کے لئے اس دنیا میں بھی جنت ہوگی اور وہ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے سے بھی حصہ لے رہی ہوں گی ﴿اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ﴾ (الرعد:29) یعنی اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دل اطمینان پاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے لوگ، عبادت کرنے والے لوگ ہی فلاح پانے والے ہیں۔ اللہ کا یہ وعدہ ہے کہ تمہاری فلاح، تمہاری کامیابی، اللہ کے ذکر میں ہے، اللہ کی عبادت میں ہے۔ جیسا کہ فرماتا ہے ﴿وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (الجمعة:11) کسی بھی عورت کی کامیابی اس میں ہے کہ جب اسے اللہ کی رضا حاصل ہوگی اور جب وہ اپنی اولاد کو اللہ کے احکام پر عمل کرنے والا، نیکیوں میں ترقی کرنے والا دیکھے گا۔ جب وہ اللہ کے فضلوں کے نظارے اس دنیا میں دیکھے گی۔ یہ عبادات، نیک اعمال آپ کو بھی، آپ کی نسلوں کو بھی اگر وہ نیکیوں پر قائم ہوں اس دنیا میں بھی جنت دکھا دیں گے۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہر احمدی عورت کو اس جنت کے حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ اس دنیا میں بھی سکھ چین کی زندگی حاصل ہو اور اگلی دنیا میں بھی حقیقی جنت ملے۔ کبھی وہ اس پریشانی میں دنیا کو نہ چھوڑے کہ میری نسل دنیاداری میں پڑ گئی ہے۔ یہ دنیا کی چکاچوند جو بظاہر دل کو اچھی لگتی ہے مرتے وقت خلش پیدا کرتی ہے۔ حسرت ہوتی ہے کہ کاش مَیں نے اللہ کے حقوق ادا کئے ہوتے، کاش مَیں نے اولاد کو اللہ کی طرف رغبت دلائی ہوتی۔ پس ہر احمدی عورت کو وہ مقام وہ معیار حاصل کرنا چاہئے جو قرآن میں اللہ نے بیان فرمایا ہے کہ:

﴿اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِيْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِيْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِيْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِيْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِيْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾ (الاحزاب:36)۔ نیک فرمانبردار اور غیب میں بھی اس کی حفاظت کرتی ہیں جس کی حفاظت کا اللہ نے حکم دیا ہے۔

فرمایا: اللہ کی فرمانبردار تب کہلاؤ گی جب اپنے خاوندوں کی فرمانبردار ہو گی، اپنے گھر کے ماحول کو خاوندوں کی مرضی کے مطابق چلاؤ گی، ان کی غیر حاضری میں ان کے گھروں کی حفاظت، ان کے مال کی حفاظت، اولاد کی حفاظت کرو گی۔ حدیث میں ہے کہ عورت خاوند کے گھر کی نگران ہے۔ گھر کے اخراجات ہی لے لیں۔ اب اگر عورت گھر کا خرچ احتیاط سے نہ چلا رہی ہو تو فضول خرچیاں ہو جاتی ہیں یا پھر بہانہ بنا کر زیادہ خرچ کر لیتی ہیں۔ یہ حقیقی فرمانبرداری اور نیک نیتی نہیں اور نہ یہ گھر کی ذمہ داری پوری کرنے والی بات ہے۔ پھر اولاد کی تربیت ہے اگر ان کی صحیح تربیت نہیں کر رہیں، لاڈ پیار سے ان کو بگاڑ رہی ہیں یا صحیح توجہ نہیں دے رہیں تو یہ بھی گھر کی حفاظت نہیں ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض عورتیں لڑکوں کو تو پیار سے بگاڑ دیتی ہیں اور لڑکیوں کو نظر انداز کرتی ہیں۔ اور وہ Complex کا شکار ہو جاتی ہیں۔ یہ بھی گھر کی ہی حفاظت میں آتا ہے۔

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

آپ کے خطوط ::

اخبار بدر میں گورو گرنتھ صاحب کے بارہ میں جو اڈیٹوریل شائع ہو رہے ہیں ان میں سکھوں کی تاریخ سے متعلق بہت مفید واقعات اور عمدہ حوالہ جات ہیں

گورو گرنتھ صاحب کے چار سو سالہ پرکاش اُتسو کے تعلق سے جو مضامین اڈیٹوریل کے طور پر شائع کئے جا رہے ہیں ان مضامین میں سکھ مسلم اتحاد کے بارہ میں سکھ بھائیوں کی سابقہ تاریخ سے بہت مفید واقعات درج کئے گئے ہیں جو سکھ بھائیوں میں تبلیغ کے لئے عمدہ حوالہ جات ہیں۔ اس وقت تک چار پانچ اقساط شائع ہو چکی ہیں اگر ان مضامین کو ایک پمفلٹ کی صورت میں شائع کر دیا جائے اور سکھ بھائیوں میں تقسیم کیا جائے تو اس سے نہ صرف یہ کہ سکھ مسلم اتحاد کے راستوں میں، خصوصاً نئی پود کے دلوں میں اتفاق اور محبت پیدا ہو گی بلکہ دونوں قوموں میں اتفاق اور محبت کی راہ میں پیدا شدہ غلط فہمیوں کو دُور کرنے میں مدد ملے گی۔ اور باہمی پیار و محبت کی فضا قائم ہو گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ آپ نے ان مضامین کو لکھنے میں بہت محنت کی ہے۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔

(محمود احمد عارف درویش قادیان نائب ناظم وقف جدید بیرون)

Computing & Designing
Krishan Ahmad. Misbahuddin Nayyar, Syed Eijaz Ahmad, Qadian